بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۶ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۷ ہجرت ۱۳۴۲ ہش | ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ | ۱۷ مئی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۶ مئی بوقت ۱۱ بجے صبح

کل حضور کو اعصابی ضعف کی شکایت رہی۔ چار بجے کراچی سے اعصابی امراض کے ماہر ڈاکٹر ذکی حسن صاحب حضور کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ معائنہ کے بعد انہوں نے مزید ادویہ حضور کے لئے تجویز کیں۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چند یوم کے لئے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ حضور نے اس عرصہ کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

حکومتِ مغربی پاکستان کے غیر منصفانہ اقدام کے خلاف سوئٹزرلینڈ کے نومسلموں کا پُرزور احتجاج

"افسوس کا مقام ہے کہ صوبائی حکومت نے اس کتاب کو ضبط کیا ہے جو اُن عظیم کتابوں میں سے ایک ہے جن کے طفیل ہمیں عیسائیت ترک کر کے اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی"

"ہم اس امر کو مذہبی آزادی کی جڑوں پر تبر سے کم نہیں سمجھتے کہ ایک پُرامن جماعت کے ہاتھوں سے اس کی واجب التعظیم کتاب کو چھین لیا جائے"

زیورک (بذریعہ ڈاک) مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کا ایک غیر معمولی اجلاس احمدیہ مشن ہاؤس واقعہ Blutenstrasse 16, Zurich 11/57 میں منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

(۱) ہم جو سوئٹزرلینڈ کے نومسلم ہیں اور جنہوں نے مقدس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی تصانیف کے ذریعہ حاصل ہونے والے علم و عرفان کے وسیلہ سے بفضل اللہ تعالیٰ عیسائیت ترک کر کے اسلام قبول کیا ہے۔ اس امر پر اپنے گہرے رنج و غم اور دلی صدمہ کا اظہار کرتے ہیں کہ حکومت مغربی پاکستان نے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط قرار دے دیا ہے۔ حالانکہ یہ خاص ان کتابوں میں سے ایک کتاب ہے جن کے طفیل ہمیں ہدایت نصیب ہوئی ہے۔

صوبائی حکومت کے اس اقدام پر ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس لئے کہ یہ کتاب پہلے پہل ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد سے اب تک اس کے اردو اور انگریزی میں سات ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس تمام عرصہ میں اس سے کسی کے جذبات کو کبھی کوئی ٹھیس نہیں پہونچی بلکہ ہم ایسے بہت سے لوگوں کی ہدایت کا یہ موجب بنی۔ ہم جو سوئٹزرلینڈ میں پیدا ہوئے اور یہیں ہم نے پرورش پائی۔ مغربی پاکستان کی صوبائی حکومت کے اس نامناسب اقدام کو جس کی کوئی نظیر موجود نہیں ہے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ ہمارے اپنے ملک سوئٹزرلینڈ میں مذہبی آزادی کو دستور العمل کی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ خود ہمارے ملک کے سب سے بڑے شہر یعنی زیورک میں یہاں کے مقامی حکام نے ایک شاندار سٹیٹ چرچ کے بالمقابل ہمیں اپنی مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دی ہے۔

ہم اس امر کو مذہبی آزادی کی جڑوں پر تبر سے کم نہیں سمجھتے کہ ایک پُرامن جماعت کے ہاتھوں سے ایک ایسی کتاب چھین لی جائے۔ جسے اس جماعت کے افراد واجب التعظیم سمجھتے ہوں۔ اور گزشتہ ۶۵ سال سے جسے وہ عیسائیت کے بالمقابل اسلام کے ایک مؤثر دفاعی ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے چلے آ رہے ہوں۔ متحدہ ہندوستان کی برطانوی حکومت نے اس امر کے باوجود کہ وہ خود ہی عیسائی عقائد کی حامل نہ تھی بلکہ عیسائیت کی تائید و حمایت کرنے اور اسے سہارا دینے میں پیش پیش تھی۔ اپنی آنکھوں کے سامنے پچاس سال تک اس کتاب کو اشاعت پذیر ہوتے دیکھا۔ اور اس پر کسی قسم کی کوئی پابندی عائد نہ کی۔ مزید برآں اس کتاب یا اس میں پیش کردہ مواد کو جماعت احمدیہ کی طرف سے عیسائی یورپ کی مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے لٹریچر میں بکثرت استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن آج تک یہاں کے کسی ایک شخص یا جماعت کو خواب میں بھی کبھی اس بات کا خیال نہیں آیا کہ اس لٹریچر پر کوئی پابندی عائد کی جائے کیونکہ اس کا تو یہ مطلب ہوگا کہ اسلام کا دفاع کرنے والوں کو ان کے جائز ہتھیاروں سے محروم کر کے انہیں غیر مسلح کر دیا جائے۔ لہٰذا ہم سوئٹزرلینڈ کے نومسلموں کی طرف سے اسلام، انصاف اور پاکستان کی نیک نامی کے نام پر پاکستان کے واجب الاحترام صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ذاتی طور پر دخل دے کر اس عظیم ناانصافی کا تدارک فرمائیں جسے صوبائی حکومت نے ۶۵ سالہ شہرت کی حامل اس بےضرر اور معصوم کتاب کو ضبط کرنے میں روا رکھی ہے۔

(۲) قرار پایا کہ اس قرارداد کی ایک نقل بذریعہ ڈاک صدر پاکستان کی خدمت میں ارسال کی جائے اور اس کے ملخص سے صدر موصوف کو بذریعہ تار مطلع کیا جائے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ رمئی ۶۳ء

وجعلنی مبارکاً این ما کنت

یہودیوں اور عیسائیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہو گئے تھے مگر یہودی عیسائیوں کے برخلاف یہ نہیں مانتے کہ آپ تین دن کے بعد زندہ ہو کر چالیس دن تک زمین پر چلتے پھرتے رہے اور اپنے شاگردوں سے بھی ملاقات کرتے رہے پھر آسمان پر صعود کر گئے۔

ان دونوں گروہوں کے برخلاف مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے اور نہ صلیب پر فوت ہوئے بلکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہودیوں کے ارادے سے محفوظ کر لیا۔ مسلمانوں کے پاس اپنے عقیدہ کے لئے سب سے بڑی شہادت قرآن مجید کی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ما قتلوہ وما صلبوہ

یعنی یہودیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نہ تو قتل کیا اور نہ صلیب پر وفات دی بلکہ آپ کو یہودیوں کے پنجہ سے چھڑا لیا۔ یہودی تو آپ کی صلیبی موت پر اس لئے مصر ہیں کہ کتاب استثناء کے مطابق جو شخص سولی پر لٹکا کر مارا جائے وہ لعنتی ہوتا ہے اس لئے وہ استدلال کرتے ہیں کہ چونکہ آپ صلیب پر فوت ہوئے استثناء کے حکم کے مطابق (نعوذ باللہ) آپ لعنتی موت مرے اس لئے آپ جھوٹے تھے اور اللہ تعالےٰ کے فرستادہ نہیں تھے۔ عام عیسائی بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ صلیب پر فوت ہو کر لعنتی موت مرے مگر آپ نے یہ لعنت دنیا کی نجات کے لئے اپنے سر لی عیسائیوں نے یہ پیچیدہ اور خیالی عقیدہ پولوس سے لیا ہے۔ پولوس وہ شخص ہے جس نے عجیب و غریب استدلال سے یسوع مسیح کو دنیا کا نجات دہندہ اس معنی میں بنایا کہ چونکہ آدم علیہ السلام کے گناہ کی وجہ سے تمام مخلوق پیدائشی طور پر گنہگار ہے اور یہ گنہ اعمال سے نہیں دھل سکتا اس لئے باپ خدا نے اپنے بیٹے خدا کو قربانی کے طور پر دنیا میں بھیجا تا کہ وہ لعنتی موت مر کر دنیا کے گناہ کا کفارہ ہو۔ اس لئے جو شخص یسوع مسیح پر اس طرح ایمان لے آتا ہے وہ گنہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

اس اعتقاد کی کنہ اور اصلی پیدائش کی پیچیدگیوں اور غیر فطری ہونے پر بحث کرنا اس وقت ہمارا مقصود نہیں ہے۔ اس خیال کے پیچھے انسانی خیال آرائیوں اور اصنام سازیوں کی ایک پیچ در پیچ اور گنجلک تاریخ ہے جو بہت طویل داستان ہے۔ ہمارا مطلب یہاں صرف یہ دکھانا ہے کہ بعد میں عیسائیت نے کیا صورت اختیار کر لی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لعنتی موت کو تسلیم کر کے اسے کس طرح دین کو ڈھانا پڑا۔

یہودیوں کا نتیجہ تو سیدھا سادھا اور صحف ربانی کے احکام کے مطابق تھا مگر عیسائیوں کو اس عقیدے نے ایک ایسا دین ایجاد کرنے پر مجبور کر دیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین سے متخالف پڑتا تھا۔ ایک طرف تو عیسائی بظاہر بائیبل کو بھی پکڑے رہے دوسری طرف انہوں نے موسوی شریعت کو ہی سراسر لعنت بنا دیا۔

قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہودیوں کے ہاتھ سے قتل ہونے اور صلیب پر مرنے کو ہی حقیقت کے خلاف بیان کر کے یہودیوں اور عیسائیوں کے جھگڑے کا فیصلہ کر دیا ہے اور موجودہ عیسائیت کے اڈے ہی کو اڑا دیا ہے ایک مسلمان کے لئے تو قرآن کریم کا فیصلہ ناطق ہے اس لئے جہاں تک حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے قتل اور صلیب پر مرنے کا سوال ہے مسلمانوں کے لئے اس میں روحانی یا جسمانی کسی قسم کی پیچیدگی نہیں ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ایک مسلمان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا تعالےٰ کے مقربین میں سے تھے آپ اولوالعزم نبی اللہ تھے اس لئے ان کے بارے میں لعنتی موت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ لعنتی موت کے معنی خدا تعالےٰ سے دوری کے ہیں ایک نبی اللہ کے متعلق ایسا خیال کیونکر کیا جا سکتا ہے کہ نعوذ باللہ آپ خدا تعالےٰ سے دور ہو گئے تھے۔ ایک مسلمان کے ذہن میں یہ خیال آ ہی نہیں سکتا کہ اللہ تعالےٰ کا ایک نبی جیسا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن کریم کی شہادت سے مانتے ہیں خواہ تین دن کے لئے ہی سہی خدا تعالےٰ سے غافل ہو گیا تھا اس سے دور چلا گیا تھا جس کے معنی ہیں خدا تعالےٰ کے راستہ سے بھٹک کر اس سے متضاد راستہ پر پڑ گیا تھا۔

افسوس ہے کہ عیسائیوں کے ذہن میں یہ سیدھی سی بات نہیں آتی۔ حالانکہ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکیزگی اور معصومی پر طرح طرح کے دلائل پیش کئے ہیں اور آپ کی ہر طرح سے بریت کی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم آپ کے موہنہ سے یہ الفاظ کہلواتا ہے:۔

قال انی عبد اللّٰہ اٰتٰنی
الکتٰب وجعلنی نبیًّا۔
وجعلنی مبٰرکًا این ما کنت
واوصٰنی بالصلٰوۃ
والزکٰوۃ ما دمت حیًّا
وبرًّا بوالدتی ولم
یجعلنی جبّارًا شقیًّا
والسلٰم علیّ یوم ولدت
ویوم اموت ویوم ابعث
حیًّا ذٰلک عیسی ابن مریم
قول الحقّ الذی فیہ یمترون

(سورہ مریم)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یقیناً میں اللہ تعالےٰ کا بندہ ہوں۔ مجھے کتاب دی گئی ہے اور مجھے نبی بنایا گیا ہے اور مجھ کو ہر کہیں جہاں میں ہوں مبارک بنایا گیا ہوں اور مجھے جب تک میں زندہ رہوں نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی گئی ہے اور ماں کے ساتھ نیکی کرنے کی۔ اور مجھے جابر اور شقی نہیں بنایا گیا۔ اور اس روز پر سلامتی ہے جس میں میں پیدا ہوا اور جس میں مروں گا اور یوم بعث پر جب میں زندہ ہوں گا۔ یہ ہیں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام یہ حق بات جس میں وہ شک کرتے ہیں۔

کتنا صاف صاف بیان ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی ہی زبان سے کس طرح آپ کی ہر الزام سے بریت فرمائی ہے۔ ایسے انسان پر ایک پل کے لئے بھی خیال کرنا کہ وہ اللہ تعالےٰ سے دور ہو گیا تھا یعنی نعوذ باللہ تین دن دوزخ کے عذاب میں رہا تھا کتنا ظالمانہ خیال ہے۔ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ آپ اس دن بھی مبارک تھے جس دن آپ پیدا ہوئے تھے اور اس دن بھی مبارک تھے جب آپ فوت ہوں گے اور اس دن بھی مبارک ہوں گے جب آپ دوبارہ قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ لہٰذا ایک مسلمان یہ کس طرح برداشت کر سکتا ہے کہ آپ کو نعوذ باللہ لعنتی موت کا مورد بنایا جائے اور اس کو تین دن اللہ تعالےٰ سے دور رکھ کر دوزخ کے عذاب میں ڈالا جائے۔

الغرض اسلام آپ کو لعنتی موت کے الزام سے صاف صاف بری کرتا ہے اور ایک مسلمان یہ خیال بھی نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالےٰ کے ایک پاک نبی پر ایسا اتہام باندھا جائے۔ مگر چونکہ موجودہ عیسائیت نے اپنی تمام عمارت ہی "لعنت" کے نظریہ پر قائم کی ہے اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ایک پاک نبی کو قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق بری الذمہ قرار دینے کے لئے سرتوڑ کوشش کرے۔ کیونکہ ایمان بالرسل ایک مسلمان کے ایمان کی بنیادی صفات میں سے ہے ایک مسلمان کا ایمان پختہ ہی نہیں ہو سکتا جب تک وہ ہر نبی کی عصمت کا عقیدہ نہ رکھے۔ موجودہ عیسائیت نے جو مشرکانہ عمارت اس غلط اور مذہبی عقیدہ پر تیار کی ہے وہ اس وقت تک منہدم نہیں ہو سکتی جب تک اس جڑ کو نہ کاٹا جائے اور اس بنیاد کو نہ ڈھایا جائے اس غلط عقیدہ کی بناء پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے مقرب اللہ انسان کو اس شرک کا ذریعہ بنایا گیا ہے جس کی نظیر بت پرست قوموں میں بھی نہیں ملتی۔ پتھر اور لکڑی وغیرہ کے بتوں کو پوجنے والے تو صرف سادہ شرک کے مرتکب ہوتے ہیں مگر ایک نبی اللہ کو جو شرک کو مٹانے کے لئے کھڑا ہوا تھا شرک کی بنا بنانا شرک علی الشرک ہے۔ اس سے بڑا شرک اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایک بندۂ حق کو اللہ تعالےٰ کے مقابل کھڑا کر دیا جائے۔ وہ بندہ جس کا مشن ہی اللہ تعالےٰ کی عبادت کو قائم کرنا ہے اسی کو اللہ تعالےٰ کا شریک بنا کر رکھ دینا ظلموں کا ظلم نہیں تو اور کیا ہے جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے مسلمانوں کے عقیدہ کے لئے تو قرآن کریم کی شہادت کافی ہے لیکن اناجیل کا بغور مطالعہ کرنے سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے تھے اس لئے آپ ہرگز لعنتی موت نہیں مرے تھے۔ اس امر کو جانے دیجئے کہ ایک نبی اللہ کا صحف سابقہ کے مطابق صلیب پر مارا جانا اور لعنتی ہونا قرین قیاس نہیں ہے اس کے علاوہ بھی اناجیل میں ایسی واقعاتی شہادت موجود ہے جس سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے اور اناجیل میں ایسے اشارے موجود ہیں جو آپ کے صلیب پر سے زندہ اتار لئے جانے کی تائید کرتے ہیں۔

ہمیں اناجیل کے اس بیان کو مان لینے میں کوئی عذر نہیں ہے کہ آپ کو صلیب پر ضرور چڑھایا گیا تھا مگر اناجیل میں اس واقعہ کو جس طرح بیان کیا گیا ہے اس پر غور کیا جائے تو اس سے صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ آپ نے صلیب پر جان نہیں دی تھی اور ابھی آپ زندہ ہی تھے کہ صلیب پر سے اتار لئے گئے تھے پیلاطوس رومی گورنر آپ کے صلیب دئے جانے کے سخت مخالف تھا چنانچہ اس نے پانی منگوا کر آپ کے خون سے ہاتھ دھوئے۔ پھر اس کی بیوی نے کہلا بھیجا کہ اس کام سے کوئی واسطہ نہ رکھے۔ آپ کو صرف تین گھنٹے صلیب پر رکھا گیا آپ کی ہڈیاں نہ توڑی گئیں۔ پسلی میں بھالا مارنے سے خون کا نکلنا۔ آپ کے ایک معتقد یوسف کا آپ کی لاش کو فوراً لے جانا۔ بعد میں آپ کا اپنے شاگردوں سے ملنا اور اپنے جسم پر زخم دکھانا۔ یہ اور اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں جن سے عیاں ہوتا ہے کہ آپ صلیب پر سے زندہ اتر آئے تھے اور علاج معالجہ سے صحتیاب ہو گئے تھے۔

المختصر یہ کہ قرآن کریم ہی نہیں بلکہ اناجیل بھی یہ شہادت دیتی ہیں کہ آپ صلیب پر لعنتی موت ہرگز نہیں مرے تھے۔ آپ کی وہ دعائیں قبول ہو گئی تھیں جو آپ نے اس پیالے کے ٹلنے کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور

زیورک میں عید الاضحیٰ کی کامیاب تقریب سعید

برصغیر پاک و ہند، مشرق وسطیٰ ترکی اور شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی شرکت

ایک سوئس خاتون کا قبولِ اسلام

اخبارات میں مسجد کا تذکرہ اور تصاویر

از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل ایل بی مبلغ اسلام مقیم سوئٹزرلینڈ بتوسط وکالت تبشیر

اسلامی تہوار دیگر اقوام عالم کے تہواروں کی نسبت تعداد میں کم ہیں۔ لیکن اپنے اندر ایک نرالا رنگ اور خاص شان رکھتے ہیں۔ یہ تہوار اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور مومنانہ عبودیت کے اظہار کے ساتھ ساتھ عالمگیر اسلامی اخوت کے اظہار کے مواقع بھی بہم پہنچاتے ہیں۔ اور پھر ان یورپین ممالک میں جہاں مادیت کی تگ و دو حیات انسانی پر پوری طرح مسلط ہے۔ مختلف طبقات اور مختلف رنگ و نسل میں سے خدائے واحد کے پرستاروں کا ایک جگہ جمع ہونا ایک عجیب ایمان افروز منظر پیش کرتا ہے

گزشتہ عید الفطر کی تقریب اللہ تعالےٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر کامیاب رہی تھی۔ اور اس کے پیش نظر عید الاضحیہ منانے کے لئے وسیع پیمانہ پر تیاری کی گئی۔ نمازیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ جگہ مہیا کرنے کے لئے اب کے سارے فلیٹ کو ہی گویا مسجد بنا دیا گیا۔ فرنیچر ته خانہ میں سے باکوئی لے جانے سے کافی گنجائش نکل آئی۔ اور مزید جگہ کا ریڈر میں بنا دی گئی۔ اللہ تو کام کرنے کے لئے خود اپنے بندے بھیج دیتا ہے۔ ایک سوئس احمدی نوجوان مسٹر رفیق جانن نے خود پیشکش کی۔ عید سے چند دن قبل سیالکوٹ کے ایک مخلص خاندان کے نوجوان مکرم میاں عبد السلام صاحب ملے۔ اور ان کو بھی کہہ دیا گیا۔ یہ دونوں نوجوان صبح ہی آگئے۔ اور محنت واخلاص سے سارا کام کیا۔ کمروں میں قالینوں پر اجلی چادریں بچھا دی گئیں۔ ساڑھے دس بجے نماز کا وقت مقرر تھا۔ ایک کمرہ میں خواتین کے لئے نماز کا انتظام تھا اور دوسرے دو کمرے مردوں کے لئے مخصوص تھے۔ یہ کمرے پُر ہو چکے تھے لیکن ابھی احباب چلے آرہے تھے مزید ۱۵ منٹ توقف کیا گیا۔ اور ایک غیر مسلم خاتون کی جو اسلام کا مطالعہ کر رہی ہیں کی ڈیوٹی دروازہ پر استقبال کے لئے لگا کر نماز شروع کر دی گئی۔ لوگ آخری دعا تک آتے رہے

خاکسار نے نماز عید پڑھانے کے بعد اس موضوع پر خطبہ دیا۔ کہ عید الفطر جہاں ہمیں اپنے نفس کی قربانی کا سبق دیتی ہے وہاں عید الاضحیہ ہم سے اس سے بڑا مطالبہ کرتی ہے۔ کہ ہم اپنے بیوی بچوں کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اور ان کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ خود اس قربانی کے لئے بدل و جان آمادہ ہوں۔ اور اس قربانی کا مقصد اپنے خالق و مالک سے پیوند حاصل کرنا ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنے آقا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تتبع میں اسی مقصد کے لئے مبعوث ہوئے ہیں

عید الفطر کے موقعہ پر آٹھ نو اقوام کے احباب شامل تھے۔ لیکن اتفاقاً مشرق وسطیٰ کے احباب میں سے مصری کوئی نہ تھے۔ اب کے سب سے پہلے جن دو کا استقبال کیا گیا۔ ان میں سے ایک سوئس احمدی اور دوسرے مصری دوست تھے۔ گویا اس موقعہ پر احمدیہ مشن ہاؤس میں برصغیر پاک و ہند، مشرق وسطےٰ، ترکی اور شمالی افریقہ کے احباب اس پُر مسرت اجتماع میں شامل تھے۔ احباب خوش تھے کہ احمدیہ مشن کے ذریعہ زیورک میں اس تقریب عید پر بین الاقوامی اسلامی اجتماع ہوا

نماز کے بعد اہلیہ ام کی نگرانی میں ناشتہ کا انتظام وسیع پیمانہ پر تھا۔ خواتین اور نوجوانوں نے اس خدمت کو نہایت خوبی سے ادا کیا۔ عجیب سادگی و بے تکلفی کا منظر تھا۔ ان احباب میں سے بعض اسلامی حکومتوں کے اعلےٰ افسر بھی تھے۔ چنانچہ ایک سوڈانی دوست حکومت سوڈان کے ٹریڈ آفیسر ہیں۔ قبل ازیں وہ بمبئی میں قونصل جنرل تھے۔

بعض دوستوں کی خواہش تھی کہ اس موقعہ پر کچھ فوٹو بھی لئے جائیں۔ چنانچہ ایک جرمن خاتون جو اس تقریب میں پہلی بار شامل ہوئی تھیں نے فوٹو لینے کا اہتمام کیا۔

اب کے عید کے پروگرام میں ظہرانہ بھی شامل تھا جس میں جملہ احباب جماعت بعض زیر تبلیغ پاکستانی احباب مدعو تھے۔ اس طرح احباب جماعت کے ساتھ اکٹھے رہنے کا زیادہ وقت مل گیا۔ کھانے کے بعد احباب سے مسجد کے افتتاح وغیرہ کے بارے میں ضروری مشورہ کیا گیا۔ بعض احباب نے مختلف مسائل دریافت فرمائے۔

اس تقریب پر باہر سے تشریف لانے والے سوئس احمدی احباب میں سے برادرم عبد الرشید ووگل (Vogel) اپنی اہلیہ سمیت نوئے ہاؤزن (Neuhausen) سے تشریف لائے۔ برادرم عمر فلیولی (Fleuli) بازل سے لمبا سفر کر کے تشریف لائے جزاھم اللہ احسن الجزاء

یہ تقریب اس لحاظ سے بھی ہمارے لئے دوہری مسرت کا موجب ہوئی۔ ایک سوئس خاتون جو ایک عرصہ سے اسلام کا مطالعہ کر رہی تھیں عید سے قبل اسلام قبول کر لیا الحمد للہ۔ انہیں معلوم تھا کہ جماعت اپنے افراد سے مالی قربانی کا بھی مطالبہ کرتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے سو فرینک کا نوٹ بطور چندہ پیش کیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں پورا اخلاص اور استقامت بخشے

اس تقریب عید سے قبل سوئس اخبارات میں مسجد کا بہت چرچا ہوا۔ مینار کی سفیدی اور ہلال نے راہ گزروں کی گردنوں کا رخ ہی اپنی طرف نہیں پھیرا۔ سوئس پریس کی توجہ کو بھی جذب کیا۔ اور ایسا ہونا طبعی تھا۔ کیونکہ خود ان کے نزدیک گزشتہ سال مسجد کا سنگ بنیاد ایک اہم تاریخی واقعہ ہے۔ چنانچہ زیورک کے سال ۱۹۶۲ء کے واقعات کی جو مصور تاریخ شائع ہوئی ہے۔ اس میں مسجد کی اس وقت کی تصویر دی گئی ہے۔ جب اس پر مینار کا آخری حصہ ایک کرین کے ذریعہ رکھا جا رہا تھا۔ مندرجہ ذیل عبارت درج ہے

"سلسلہ احمدیہ نے جس کا مرکز مغربی پاکستان میں ہے۔ زیورک میں ایک مسجد کی جو سوئٹزرلینڈ کی پہلی مسجد ہے تعمیر کرنے کی پیش قدمی کی ہے۔ اس سلسلہ کی بنیاد گزشتہ صدی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ہاتھوں رکھی گئی تھی۔ یہ جماعت اسلامی عقائد کی اصلاح کے لئے کوشاں ہے اور مغربی یورپ میں متعدد تبلیغی خدمات پر مصروف ہے۔ مورخہ ۲۵ اگست کو فورخ شٹراسے (FORCHSTRASSE) پر اس مسجد کا سنگ بنیاد حضرت بیگم صاحبہ (نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب) نے رکھا۔ جو بانی سلسلہ کی صاحبزادی ہیں اور پاکستان سے اس تقریب کے لئے تشریف لائی تھیں۔"

جیسا کہ پہلے بھی الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ہماری اس زیر تعمیر مسجد کے بالمقابل سڑک کے دوسری طرف ایک بہت بڑا پروٹسٹنٹ گرجا گھر ہے۔ ان دونوں کا آمنے سامنے ہونا لوگوں کو کھٹکتا ہے۔

زیورک کے وسیع روزنامہ NEU ZURCHER - ZEITUNG نے جو نہ صرف سوئٹزرلینڈ میں بلکہ جرمنی اور آسٹریا میں بکثرت پڑھا جاتا ہے نے سترہ اپریل کے پرچہ میں گرجا کے خاکستری لیکن بہت اونچے مینار کے ساتھ مسجد کے مینار کی تصویر شائع کی ہے۔ اور اس کے ساتھ حسب ذیل نوٹ شائع کیا ہے۔

نرالا پڑوسی

جب کوئی شخص مختلف دیار و امصار میں سیاحت کے بعد اپنے وطن واپس آتا ہے تو وہ ان چیزوں کو خصوصاً دیکھتا ہے جن سے ہمارے اس شہر کو عظمت حاصل ہوتی ہے اور دیکھنے والے کے سامنے ایک نیا منظر آتا ہے۔ عام خاکستری پتھروں کی عمارتوں کے درمیان . . . . عین بالگرسٹ (Balgrist) کے گرجا کے بالمقابل سوئٹزرلینڈ کی اولین مسجد کا چھوٹا سا مینار جو تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ سفید چمکتا نظر آتا ہے۔ ایک اجنبی ہمارے گھر والوں کے اندر گھونسلا بناتا ہے اور ہمیں اس کا احساس ہوتا ہے۔ . . .

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہماری مسجد اور ہمارا مینار تقریباً ۶۸ فٹ بلند ہے

ان کے گرجاؤں کی عمارات اور میناروں کے مقابل بھی چھوٹا ہے مگر اس کا انداز تعمیر اور اس کی سفیدی اور اس کی تعمیر اس بیدار قوم کے شعور کو اپنی طرف متوجہ کئے بغیر نہیں رہتی۔

بازل۔ برن۔ باڈن۔ ارادُو وغیرہ کے جرمن زبان کے اخبارات میں سفید مینار کی تصویر کے ساتھ نوٹ شائع ہوئے۔ ایک تراشہ سے جو آسٹریا کے اخبار کا ہے معلوم ہوتا ہے قریبی ملکوں میں بھی یہ امر دلچسپی کا موجب ہے فرانسیسی زبان کے جنیوا کے مشہور اخبار ٹربیون نے بھی مینار کی تصویر اپنے نوٹ کے ساتھ شائع کی ہے۔ بازل کے

NATIONAL - ZEITUNG

مورخہ ۱۹ را پریل کے نوٹ کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"سوئٹزرلینڈ میں مذہبی آزادی مختلف مذہبی جماعتوں کو پنپنے کا موقع دیتی ہے۔
.... سوئٹزرلینڈ کی پہلی مسجد زیورک میں پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے۔ احمدیہ مشن جس کا مرکز مغربی پاکستان میں ہے اس مسجد سے اپنے خطبات سنایا کرے گا۔ ہماری تصویر میں مسجد کا نفیس مینارہ جس کے اوپر ترکی انداز کا ہلال ہے فورخ سٹرک زیورک پر نظر آرہا ہے"۔

عید سے عین ایک روز قبل مورخہ ۲۴ رمئی کو جب مینار کے علاوہ مسجد کی عمارت پر بھی پینٹ ہو چکا تھا زیورک کے مشہور روزنامہ DIE TAT نے بڑے سائز کی تصویر اخبار کے آخری سرورق پر نمایاں طور پر شائع کی اور نیچے لکھا کہ:۔

"زیورک کی چھتوں کے اوپر ہلال۔ زیورک میں بالگریسٹ کے محلہ میں مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی"۔

مسجد کی تکمیل کا ابھی خاصہ کام باقی ہے۔ بلڈنگ فرم توجہ و محنت سے کام کروا رہی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز جون میں افتتاح ہو سکے گا۔

ابھی اس مسجد کی دیوار پر مسجد محمود لکھا جانا بھی باقی ہے۔ یہ الفاظ جہاں ہمارے قلوب میں اپنے محسن امام حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ کا طبعی شمولیت کی شکر گزاری کا جذبہ پیدا کرتے رہیں گے وہاں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کی یاد بھی دلاتے رہیں گے جس میں حضرت سیدنا محمود کی ولادت سے قبل حضور علیہ السلام کو مسجد کی دیوار پر محمود نام لکھا ہوا دکھایا گیا تھا اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد خود حضرت سیدنا محمود کو اللہ تعالیٰ صحت بخشے اور وہ خود اس مسجد کو اپنے وجود باجود سے زینت بخشیں اور اپنے کلمات طیبات سے مستفیض فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ وہ جلد اپنے فضل سے حضور کو کامل صحت عطا فرمائے اور اس مسجد کو سوئٹزرلینڈ اور یورپ کے لئے احمدیت کا عظیم الشان مرکز اور اس کی وسعت و ترقی کا مظہر بنائے اور مخلص عبادت گزاروں سے اسے آباد رکھے اور اپنی رحمت کے صدقہ ہم عاجزوں پر بھی رحم فرمائے اور کامیاب خدمتِ دین کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے

سرگودہا کے دس وکلاء صاحبان کی طرف سے

ضبطی کا حکم واپس لینے کا مطالبہ

سرگودہا۔۔۔ سرگودہا کے دس وکلاء صاحبان نے گورنر مغربی پاکستان جناب ملک امیر محمد خان کی خدمت میں ایک تار ارسال کر کے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر گہرے صدمہ اور تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ضبطی کے حکم کو فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے تار کا متن درج ذیل ہے:۔

"ہم سرگودہا کے وکلاء کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر اپنے گہرے صدمے اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ ضبطی کا یہ حکم فوری طور پر واپس لیا جائے"۔

دستخط:۔
۱۔ محمود امجد خان جنجوعہ بیرسٹر
۲۔ عبدالحق ایڈووکیٹ
۳۔ عبدالستار خان ایڈووکیٹ
۴۔ عبدالسمیع نون ایڈووکیٹ
۵۔ مختار احمد پلیڈر
۶۔ بشیر احمد چیمہ پلیڈر
۷۔ محمد اسلم باجوہ پلیڈر
۸۔ عبدالحلیم عارف قی پلیڈر
۹۔ محمد اسلم ورائچ پلیڈر
۱۰۔ عبدالرحیم خان پلیڈر

چیئرمین صاحب یونین کونسل چک ۸ ضلع شیخوپورہ کی طرف سے

ضبطی کا حکم واپس لینے کا مطالبہ

محمد فاضل خان صاحب چیئرمین یونین کونسل چک ۸، ضلع شیخوپورہ نے کتاب کی ضبطی کا حکم واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے حسب ذیل مکتوب صدر مملکت گورنر مغربی پاکستان اور بعض دیگر متعلقہ حکام کے نام ارسال کیا ہے:۔

"جناب عالی!

یہ علم ہو کر دل کو سخت صدمہ پہنچا کہ حکومتِ مغربی پاکستان نے جناب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف کردہ کتاب "سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔

یہ کتاب عرصہ ۶۰ سال سے اسلام کے دفاع اور رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظمت کو بلند کرنے کے لئے لکھی گئی تھی جو کہ ایک شاندار کارنامہ تھا۔ اِس کتاب کے عیسائی حکومت کے دور میں کئی ایڈیشن چھپے اور جس پر کسی عیسائی منادتک نے اعتراض نہ کیا۔ ایک اسلامی حکومت کا اس کو ضبط کر لینا سراسر ناانصافی ہے۔

اس لئے مؤدبانہ التماس ہے کہ جناب والا اس معاملہ کی تفتیش فرما کر کتاب کی ضبطی کا حکم منسوخ فرما دیں۔

آپ کا تابعدار

محمد فاضل خان چیئرمین یونین کونسل چک ۸"

چیئرمین صاحب یونین کونسل منڈی ڈھاباں سنگھ کی طرف سے

ضبطی کا حکم واپس لینے کا مطالبہ

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کا حکم واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے محمد شفیع صاحب چیئرمین یونین کونسل منڈی ڈھاباں سنگھ نے حکام بالا کے نام حسب ذیل مکتوب ارسال کیا ہے:۔

"جناب عالی!

حکومتِ مغربی پاکستان نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ جماعت (احمدیہ) کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر کے نہایت ہی غیر منصفانہ سلوک جماعتِ احمدیہ سے کیا ہے۔ یہ کتاب اسلام کے دفاع اور عیسائیت کی تردید میں زبردست دلائل پر مشتمل ہے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کو بیان کرتی ہے۔ ایسی کتاب کو ضبط کرنا اسلامی حکومت کے شایانِ شان نہیں ہے۔ انگریزی دور میں بھی یہ کتاب چھپتی رہی ہے مگر کسی عیسائی پادری نے اس کو ضبط کرانے کے متعلق کوئی سوال نہیں اٹھایا۔ ہماری حکومت کو چاہیئے کہ وہ اِس حکم کو منسوخ کر کے انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دے اور مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرے۔

محمد شفیع چیئرمین منڈی ڈھاباں سنگھ

صاحبزادی سیّدہ امۃ النور صاحبہ کے لئے خاص دعا کی تحریک

آپ کا اپنڈکس کا آپریشن جمعہ کی صبح کو ہو رہا ہے

مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ النور صاحبہ کا اپنڈکس کا اپریشن مورخہ ۱۷ رمئی بروز جمعہ صبح کے وقت میو ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے۔ اس وقت آپ البرٹ وکٹر ہسپتال کے کمرہ نمبر ۳۵ میں داخل ہیں۔ اپریشن کی کامیابی اور مکمل صحتیابی کے لئے احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔

مکرم سیّد شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی علالت

مکرمی سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا بعارضہ قلب بیمار ہیں اور علاج کی غرض سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے مکرم شاہ صاحب کی کامل صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے آپ سلسلہ کے نہایت مخلص اور مفید وجود ہیں۔ (وکالتِ تبشیر)

درخواستِ دعا:۔ راجہ محمد یعقوب صاحب خادم ربوہ گزشتہ کئی روز سے بعارضہ دردِ شکم بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب کو ضبط کرنے کا حکم عیسائیت کو فروغ دینے اور اسلام کو کمزور کرنے کا موجب ہوگا

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا لکھا ہوا ایک ایک لفظ ہمارے لئے مقدس ہے اسے ضبط کرنا دینی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے

جماعت احمدیہ کی مختلف تنظیموں اور اداروں کی طرف سے احتجاجی قراردادیں

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ جو کہ دنیا بھر کی احمدی خواتین کی مرکزی تنظیم ہے حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر شدید احتجاج و اضطراب اور دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے کہ اس نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ کتاب آج سے ۶۶ برس قبل اسلام سے مرتد ہونے والے ایک شخص سراج الدین عیسائی کے اعتراضات کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ اس وقت تک اس کے متعدد ایڈیشن دنیا کی مختلف زبانوں اور ممالک میں شائع ہو چکے ہیں۔ یہ کتاب اسلام کی صداقت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کے روشن دلائل پر مشتمل ہے۔ انگریزی حکومت کے عہد میں بھی نہ حکومت نے اور نہ عیسائیوں نے اسے قابل اعتراض سمجھا تعجب ہے کہ پاکستان کی اسلامی حکومت نے آخر کس بناء پر اس کتاب کے مواد کو قابل اعتراض تصور کیا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کا ایک مامور اور آسمانی مصلح یقین کرتی ہے۔ جس کے قلم سے نکلا ہوا ہر لفظ اس کے نزدیک نہایت مقدس ہے اندریں حالات آپ کی کسی تحریر کو ضبط کرنے کو ہم مداخلت فی الدین سمجھتے ہیں اور اس اقدام کو ہمارے نازک مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچانے کے مترادف تصور کرتی ہے۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ فی الفور ضبطی کے حکم کو منسوخ کرکے عدل و انصاف کے تقاضے کو پورا کرے۔

جماعت احمدیہ تپوکی ضلع لاہور

مورخہ ۳-۵-۶۳ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ تپوکی کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حکومت کے حالیہ فیصلہ کے خلاف قرارداد پاس کی گئی افسوس ہے کہ وہ کتاب جو عیسائیت کے خطرناک زہر کا تریاق ہے اور باطل عقائد کا قلع قمع کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتی حکومت نے بغیر معقول وجوہ کے اُسے ضبط کر دیا ہے اور مزید افسوس اس بات کا ہے کہ یہ کتاب عیسائی عہد حکومت میں کئی بار طبع ہوئی ہے۔ اس نے اسے قابل ضبطی نہیں سمجھا مگر موجودہ حکومت نے اسے ضبط کرکے نہایت غیر دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ تپوکی اس فیصلہ کو غیر منصفانہ قرار دیتے ہیں۔ اور حکومت سے پرزور احتجاج کرتے ہیں کہ وہ اپنا فیصلہ واپس لے۔

ممبران جماعت احمدیہ تپوکی

مجلس انصار اللہ کراچی

مجلس انصار اللہ کراچی کا یہ اجلاس عالی جناب گورنر مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جو انہوں نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کی ضبطی کے سلسلہ میں جاری کیا ہے۔ دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے سخت احتجاج کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کتاب آج سے تقریباً ۶۵ برس پہلے اس زمانہ میں تصنیف فرمائی تھی۔ جب عیسائی منادوں نے اسلام پر انتہائی مکروہ حملوں کی مہم شروع کر رکھی تھی اور اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر طرح طرح کے حملے کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حملوں کا دفاع کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی تھی اور اس طرح اسلام کی ایک گراں مایہ خدمت انجام دی تھی۔ اس وقت ہندوستان میں ایک عیسائی حکومت برسر اقتدار تھی لیکن اس نے جس کے مذہب کے ردّ میں یہ کتاب لکھی گئی تھی۔ اس کتاب کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ لیکن یہ انتہائی دکھ اور افسوس کا مقام ہے کہ ایک اسلامی ملک کی حکومت نے اسلام کی مدافعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے ناموس کی حفاظت کے لئے لکھی ہوئی کتاب کو ضبط کرنے کا حکم دیدیا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں عیسائیت کے ردّ میں جو کچھ بھی لکھا ہے وہ خود عیسائی مسلمات اور بائیبل کے متعدد حوالہ جات کے حوالہ سے لکھا ہے۔ جو کسی صورت میں قابل اعتراض نہیں ہے۔

آج پھر اسی قسم کے حالات پیدا ہو چکے ہیں اور آج پاکستان میں عیسائی منادوں نے پھر دین سے ناواقف مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی مہم شروع کر رکھی ہے ایسے نازک وقت میں اسلام کی مدافعت کے اس زبردست حربے کو ضبط کر لینا انتہائی غیر دانشمندانہ اقدام اور عیسائی منادوں کے لئے راستہ صاف کرنا ہے۔

ہم ممبران انصار اللہ کراچی گورنر مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ایک امن پسند دینی جماعت کے مذہبی معاملات میں مداخلت کے اس حکم کو منسوخ کرکے اسلامی غیرت حمیت کا ثبوت دیں۔ اس حکم سے ان لاکھوں احمدیوں کے جذبات سخت مجروح ہوئے ہیں جو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہر جگہ اسلام کے تبلیغی جہاد میں مصروف ہیں۔

مجلس انصار اللہ کراچی کا یہ اجلاس صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان سے بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ اس معاملہ میں مداخلت فرما کر اس ناانصافی کو ختم کرائیں۔

(ممبران مجلس انصار اللہ کراچی)

لجنہ اماء اللہ خوشاب

یہ سن کر نہایت افسوس ہوا کہ گورنمنٹ عالیہ مغربی پاکستان نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" پر پابندی عائد کر دی ہے جو کہ سراسر ناانصافی ہے۔ پچاس سالہ عیسائی حکومت میں کسی کو کتاب کی ضبطی کی جرأت نہ ہوئی۔ ہم احمدی مستورات کے دل سخت مجروح ہیں۔ لہٰذا نہایت ادب سے التماس ہے کہ گورنمنٹ حکم کی منسوخی کا اعلان صادر فرما کر ہماری دلجوئی فرمائے۔

(صدر لجنہ خوشاب)

مجلس خدام الاحمدیہ مظفرگڑھ

ہماری مجلس خدام الاحمدیہ اپنے دلی غم و رنج اور افسوس کا اظہار کرتی ہے حکومت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کر لیا گیا ہے۔ ہم اپنے دلی قلق و اضطراب کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم آنجناب کے سامنے انصاف کی درخواست لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ ہماری جماعت ایک وفادار پُرامن اور تبلیغی جماعت ہے۔ وہ کسی کی دلشکنی نہیں کرتی مگر اسلامی حکومت نے ہمارے آقا کی کتاب ضبط کرکے ہماری دلشکنی کی ہے

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ مظفرگڑھ)

جماعت احمدیہ تاندلیانوالہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر احمدی جماعتوں میں بڑے اضطراب درد و کرب اور رنج و غم کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ جماعت احمدیہ تاندلیانوالہ نے بھی اس ضبطی کے احکام سے حد درجہ قلق اور غم محسوس کیا ہے۔ یہ جماعت حکومت پاکستان سے درخواست کرتی ہے کہ اسی کتاب کی ضبطی کے احکام کو فوراً واپس لے۔

جون ۱۸۹۷ء میں یہ کتاب پہلی مرتبہ ایک عیسائی کے سوالات و اعتراضات کے جواب میں شائع ہوئی تھی۔ اگر اس کتاب میں فرقوں کے درمیان منافرت پھیلانے کا مواد پایا جاتا تو عیسائی حکومت ضرور اس پر ایکشن لیتی۔ لیکن اپریل ۱۹۶۳ء سے پیشتر نہ تو حکومت برطانیہ اور نہ ہی حکومت پاکستان کی نظروں میں اس چھیاسٹھ سالہ طویل مدت میں یہ کتاب قابل منافرت پائی گئی۔ جبکہ اس کتاب کو طبع ہوئے آج چھیاسٹھواں سال گذر رہا ہے اور سات ایڈیشن اردو اور انگریزی کے شائع ہو کر تمام اکناف عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔

حکومت مغربی پاکستان کا اس کتاب کے خلاف اقدام سراسر غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ عمل ہے۔ حکومت کا یہ اقدام مذہبی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے اور جس سے دلی اذیت، دکھ اور بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ تاندلیانوالہ حکومت سے احتجاج کرتے ہوئے اس کو منسوخ کر دینے کی درخواست کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن۔ مذہبی اور تبلیغی جماعت ہے۔ جس کا سیاسیات سے کسی قسم کا کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے

(شیخ عبدالرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تاندلیانوالہ)

۷۵ سال پرانی کتاب کی ضبطی

منقول از نوائے وقت ۱۲ ؍ مئی

مکرمی:- چند دن ہوئے صوبائی حکومت نے سراج الدین عیسائی کے سوالوں کا جواب نامی کتاب ضبط کر لی ہے اس ضمن میں یہ کہا گیا ہے کہ اس سے عیسائیوں کی دلآزاری ہوتی ہے شاید ارباب حکومت نے یہ نہیں سوچا کہ اس کتاب کو شائع ہوئے پچھتر سال ہو چکے ہیں۔ اس وقت کی غیر ملکی عیسائی حکومت نے بھی اسے اپنی مسیحی آبادی کے جذبات کے منافی نہ سمجھا۔

لائلپور — شیخ مقبول احمد

مجلس خدام الاحمدیہ جڑانوالہ

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ جڑانوالہ نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پڑھ کر نہایت درجہ قلق محسوس کیا۔ اور ایک ذی شعور پاکستانی مسلمان جو کہ عیسائیوں کی مساعی سے پریشان ہے اسکے ہاتھ میں یہ کتاب ایک ڈھال کا کام دیتی ہے۔ یہ کتاب اس وقت لکھی گئی جبکہ عیسائیوں کی طرف سے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر ناپاک حملے ہو رہے تھے۔

اس کتاب کے کئی ایڈیشن چھپے۔ پہلی مرتبہ جون ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی مگر اس وقت کی نہ تو عیسائی حکومت کی نہ عیسائی صاحبان کی دلآزاری ہوئی۔ اگر اس کتاب میں دو فرقوں کے درمیان منافرت پھیلانے والا عنصر ہوتا تو انگریزی حکومت اس پر ضرور ایکشن لیتی۔

اب جبکہ عیسائیت اسلام پر چاروں طرف سے حملہ آور ہے ایسے لٹریچر کی اشاعت کی زیادہ ضرورت ہے اس کتاب پر پابندی نہ صرف اسلام کے لئے مضر ہے بلکہ عیسائیت کو فروغ دینے کا سبب بھی ہوگی۔ لہذا ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ جڑانوالہ نہایت ادب سے حکومت کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ مہربانی فرما کر اس حکم کو منسوخ فرما دے۔

(ممبران مجلس خدام الاحمدیہ جڑانوالہ)

مجلس انصار اللہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

ہم ممبران مجلس انصار اللہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم پر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کتابچہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" پر نافذ کیا گیا ہے گہری تشویش اور دلی رنج محسوس کرتے ہوئے حکومتِ مغربی پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ حکومت اپنے اس نا واجب اور خلافِ انصاف حکم پر نظر ثانی کر کے اس کو فوراً منسوخ کرے۔

(زعیم مجلس انصار اللہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

لجنہ اماء اللہ لائل پور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبطی کا حکم حکومت نے دیا ہے۔ وہ حکومت کا غیر منصفانہ اقدام ہے اور اس کتاب کے بارے میں جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ حقائق پر مبنی نہیں۔ کیونکہ ان سوالوں کا جواب ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود نے اس وقت دیا تھا جب عیسائیت اسلام کو ہڑپ کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور مسلمان گروہ در گروہ اسلام ترک کر کے عیسائیت میں شامل ہو رہے تھے۔ اسلام کی اس خستہ حالی کو دیکھ کر آج سے ۷۵ سال پیشتر حضرت مسیح موعود نے اس کتاب کو شائع کر کے اسلام کی ڈگمگاتی ہوئی ناؤ کو اس طوفان کی تلاطم خیز لہروں سے باہر نکالا۔ اس وقت اس کتاب کے کم از کم سات ایڈیشن اردو، انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں جو ہزاروں کی تعداد میں مختلف ممالک میں تقسیم ہو چکے ہیں جس کی تردید کرنی عیسائیت کے لئے نہایت مشکل ہو گئی تھی جب ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی تو اس وقت بھی وہ مارے شرمندگی کے اس کے جواب میں اُف تک نہ کہہ سکے۔ گویا وہ اسے تسلیم کر چکے تھے۔ مگر اب جبکہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اسلامی حکومت قائم ہو چکی ہے تو عیسائیت نے پھر سر اٹھایا ہے کہ تمام انبیاء کرام گناہگار ہیں سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قرآن پاک خدا تعالیٰ کا کلام نہیں۔ اسلام جو خدا تعالےٰ کا پسندیدہ دین ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ جو کہ خاتم المرسلین ہیں پر بے معنی الزامات لگائے ہیں گویا اسلام کو ایک مذاق اور کھیل سمجھ رکھا ہے۔ مگر ہماری حکومت نے بغیر سوچے سمجھے اس کتاب کو ضبط کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے جو کہ نہایت غیر دانشمندانہ عمل ہے۔ ہم لجنہ اماء اللہ لائل پور حکومت سے استدعا کرتی ہیں کہ ازراہ کرم حکومت اپنے اس حکم کو واپس لے کر جماعت احمدیہ کے لاکھوں مجروح دلوں کا مداوا کرے اور عنداللہ ماجور ہو۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لائل پور)

جماعتِ احمدیہ خانیوال

یہ اجلاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے خلاف متفقہ طور پر احتجاج کرتا ہے۔ یہ کتاب آج سے ۶۶ سال قبل ایک عیسائی حکومت کے دوران شائع ہوا اسکی ضبطی کی ضرورت اس غیر حکومت نے بھی محسوس نہ کی اور اسے منافرت کا باعث نہ سمجھا اور موجودہ نظام حکومت کے ۱۶ سالہ دور میں بھی یہ رسالہ کئی بار شائع ہو چکا ہے مگر ضبطی کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ اس کی ضبطی کے احکام جاری ہونے پر جماعت احمدیہ خانیوال دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور حکومت مغربی پاکستان کا یہ اقدام غیر منصفانہ اور غیر موزوں قرار دیتے ہوئے پر زور احتجاج کرتی ہے کہ حکومت رسالہ مذکور کی ضبطی کے احکام واپس لیتے ہوئے ہمارے دکھی دلوں کی تسلی و تشفی کا موجب بنے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے پیارے امام کے ایک ایک لفظ کو اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال)

جماعت احمدیہ خوشاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے ضبط کئے جانے کے بارے میں حکومت مغربی پاکستان نے جو حکم دیا ہے ہم ممبران جماعت احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا اس کے خلاف پُر زور احتجاج کرتے ہیں۔ مذکورہ کتاب کو شائع ہوئے ۶۵ سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے اور اس وقت جبکہ عیسائی مبلغین کی طرف سے اسلام پر پے درپے حملے ہو رہے ہیں ایسے لٹریچر کی اشاعت جس میں عیسائیوں کے اسلام پر سوالات کے جواب ہوں کو بند کرنا نہ صرف اسلام کے لئے مضر ہے بلکہ دوسرے لفظوں میں یہ بات ایک دفعہ پھر عیسائیت کے سیلاب کے لئے اپنے گھروں کے دروازے کھول دینے کے مترادف ہے۔

لہذا ہم ممبران جماعت احمدیہ خوشاب بالاتفاق حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ اس حکم کو واپس لیا جائے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب)

جوہر آباد ضلع سرگودھا

انیسویں صدی میں انگریز حکمرانوں کے ساتھ یورپ کے پادریوں نے ہندوستان میں عیسائی مذہب کا پرچار شروع کر دیا تھا اُن کے اس پرچار سے متاثر ہو کر مسلمانان ہند کے ہزاروں معزز گھرانے عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے۔ عیسائی حکومت کے بل بوتے پر عیسائی منادوں نے اسلام اور بانی اسلام پر ناجائز اور گندے اعتراض اور حملے شروع کر دئے۔ انہی پادریوں میں ایک پادری (جو کہ اسلام سے مرتد ہو گیا تھا) سراج الدین نے اسلام کے خلاف چار سوالات لکھ کر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جواب کے لئے ارسال کئے۔ سیدنا حضرت مسیح الموعود و مہدی معہود نے سوالات مذکور کے جوابات بائبل کی روشنی میں دئے۔ بائبل کے حوالجات اور قرآن کریم کی روشنی میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان ثابت کی۔ جس رسالہ میں ان سوالات کے جوابات لکھے اس کا نام "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" رکھا۔

کتاب مذکور انگریزی حکومت کے زمانہ میں کئی بار چھپ کر شائع ہوئی مگر عیسائی حکومت نے کتاب مذکور پر کبھی بھی پابندی نہ لگائی۔ مزید برآں اس کتاب کے یورپ کی زبانوں میں تراجم ہو کر بھی شائع ہو چکے ہیں تاکہ عیسائی صاحبان کو ان کے فرضی یسوع مسیح کی تصویر ان کی کتب سے اور اسلام کی فضیلت بھی انہی کی کتب سے ثابت کی جاوے۔

حکومت نے کتاب مذکور کی ضبطی سے ہم احمدیوں کے جذبات کو سخت مجروح کیا ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ اس غیر منصفانہ حکم کو واپس لئے جانے کا حکم صادر فرما دیں۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جوہر آباد ضلع سرگودھا)

جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن - لاہور

ہم ممبران جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے سلسلہ احمدیہ کے مقدس بانی سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی گئی ہے شدید احتجاج کرتے ہیں یہ حکم ایک امن پسند جماعت کے لئے سخت تکلیف دہ اور پریشانی کا موجب ہے یہ غیر منصفانہ اقدام اسلام اور پاکستان دونوں کے مفاد کے منافی ہے۔ ہم پرزور درخواست کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ حکومت اس غیر منصفانہ فیصلہ کو کالعدم قرار دے کر عنداللہ ماجور ہوگی۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور)

جماعت احمدیہ ملتان شہر

ہم تمام اراکین جماعت احمدیہ ملتان شہر حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم پر سخت احتجاج اور دلی اضطراب کا اظہار کرتے ہیں جس کی رو سے

ہماری جماعت کے مقدس بانی کی ایک تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" پر پابندی عائد کی گئی ہے۔

ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام سراسر غیر منصفانہ اور صریح طور پر مداخلت فی الدین کے مترادف ہے۔ حیرانی ہے کہ جو کتاب آج سے قریباً ستر سال پہلے عیسائیوں کے اعتراضوں اور سوالوں کے جواب میں لکھی گئی اور جو عیسائی حکومت کی موجودگی میں بارہا شائع ہوتی رہی اور اس سے کوئی خطرہ محسوس نہ کیا گیا۔ آج اسلامی حکومت کے بعض مسلمان حکام اس پر پابندی عائد کر رہے ہیں۔ ہم نہایت ادب کے ساتھ اس حکم کی واپسی اور منسوخی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(اراکین جماعتِ احمدیہ ملتان شہر)

مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ

ہم ممبران خدام الاحمدیہ جھنگ صدر اس امر پر نہایت افسوس اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کا حکم دیکر ہمارے دلوں کو مجروح کیا گیا ہے حالانکہ جماعت احمدیہ حکومتِ وقت کے ساتھ تعاون کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اس لئے ہم ممبران خدام الاحمدیہ جھنگ صدر حکومت سے پُرزور احتجاج کرتے ہیں اس حکم کو فوراً منسوخ کیا جاوے جو کہ سراسر بے انصافی پر مبنی ہے۔

(ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر)

جماعتِ احمدیہ جہلم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کا پاکستان جیسی اسلامی جمہوری حکومت میں ضبط ہو جانا انتہائی طور پر تشویشناک اور حیرت انگیز ہے اس لئے جماعت احمدیہ جہلم حکومتِ مغربی پاکستان کے اس غیر رواداری سلوک کی وجہ سے انتہائی دکھ اور قلق کا اظہار کرتی ہے۔ اور حکومت کے اس اقدام کو غیر منصفانہ اور مذہبی معاملات میں مداخلت پر مبنی سمجھتی ہے۔

کتاب مذکورہ کی یہ وجہ کہ اس سے فرقہ وارانہ کشیدگی اور منافرت پھیلتی ہے سراسر خلافِ حقیقت ہے۔ ۱۸۹۷ء سے لیکر آج تک ۶۶ سال کے دوران یہ کتاب متعدد دفعہ شائع ہو چکی ہے اور اس کے کئی ایڈیشن اردو اور انگریزی میں نکالے جا چکے ہیں لیکن نہ تو عیسائی دورِ حکومت میں اور نہ ہی اسکے بعد آج تک پاکستان میں کبھی اس قسم کی فرقہ وارانہ منافرت پھیلی ہے۔ اور نہ ہی کبھی پھیلنے کا احتمال ہو سکتا ہے۔

اس کتاب میں عیسائیوں کے اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر شدید اعتراضات کا مدلل جواب انہیں کے مسلمات میں سے دیا گیا ہے اگر تعصب کی عینک اتار کر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی ایسی مدلل کتب کے ذریعہ عیسائیت کے اس بے پناہ سیلاب کو روکا جو مغرب سے مشرق تک اور شمال سے جنوب تک تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا اور جس کے زیر اثر مشرق و مغرب کے بے شمار مسلمان گھرانے اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کے اس سیلاب میں ہمیشہ کے لئے غرق ہو رہے تھے۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اسلام کی برتری کو زبردست دلائل سے ثابت کیا اور عیسائیت کی تاریک وادیوں میں بھٹکتے ہوئے مسلم گھرانوں کو اسلام کا نورانی راستہ دکھا کر بچا لیا۔

یہی وہ چھوٹی سی جماعت ہے جو اسلام کی عالمگیر خدمت کر رہی ہے ایسی جماعت کی کتاب ضبط کر لینا انصاف و عدل کا خون کرنا ہے جو ہماری سخت دلشکنی کا موجب ہے۔

اس لئے ہم تمام ممبران جماعتِ احمدیہ جہلم حکومتِ مغربی پاکستان سے پُرزور صدائے احتجاج کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ کتاب مذکورہ کی ضبطی کے احکام کو جلد منسوخ کیا جائے۔

(ممبران جماعت احمدیہ جہلم)

جماعت احمدیہ بہاولپور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے ضبط کئے جانے کے بارے میں حکومتِ مغربی پاکستان نے جو حکم دیا ہے ہم ممبران جماعتِ احمدیہ بہاولپور اسکے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہیں۔ یہ کتاب پہلے ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی تھی اور کئی زبانوں میں اسکے تراجم ہو کر مختلف ممالک میں پھیل چکی ہے اور آج تک اسکے کئی ایڈیشن شائع ہوئے ہیں لیکن گزشتہ ۶۶ سال کے عرصہ میں کسی نے اس کو فرقہ وارانہ کشیدگی یا باہمی منافرت قرار دے کر اسکے خلاف احتجاج نہیں کیا لیکن اب حکومت مغربی پاکستان نے جو اسکی ضبطی کی وجہ بیان کی ہے وہ سراسر حقائق سے دور اور غیر منصفانہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کتاب اس وقت تحریر فرمائی جب اسلام کی حالت غیر مذاہب کے حملوں کے باعث نہایت ہی کمزور ہو چکی تھی اور کئی خاندان عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے تھے لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام میں وہ برکت اور تاثیر رکھی تھی کہ جس سے نہ صرف اسلام پر عیسائیت کے حملے رک گئے بلکہ ان کو اپنے دفاع کی فکر پڑی اور اس موقع پر غیر از جماعت احباب نے بھی حضرت مسیح موعودؑ کو ایک فاتح جرنیل کے لقب سے پکارا۔ کیا اس فاتح جرنیل کی خدمات کا یہی صلہ ہے؟ پس ان حالات میں حکومت کا یہ فیصلہ نہایت غیر دانشمندانہ اور ہم احمدیوں کے قلوب کو سخت مجروح کرنیوالا اور مذہب میں مداخلت کے مترادف ہے۔

لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ بہاولپور بالاتفاق حکومت کے اس فعل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ فوری طور پر اس حکم کو منسوخ کرے اور احمدی جماعت کے زخمی دلوں پر مرہم رکھے جو حکومت وقت کی اطاعت کو ایک مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔

(سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ بہاولپور)

مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار ربوہ حکومت کے غیر منصفانہ فیصلہ پر رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ اسلام کے نام پر دھبہ لگانے والے اس حکم کو منسوخ کرکے پاکستان کے وقار و عظمت کو برقرار رکھیں۔ حکومت کے اس حکم نے ہماری نیندیں حرام کر دی ہیں اور ہمارے جگر چھلنی کر دیے ہیں۔ حکومت کا یہ اقدام پاکستان کی بدنامی ہی کا موجب نہیں بلکہ عیسائیت کو فروغ دینے کے مترادف ہے اسلئے ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ حکومت پاکستان سے اس حکم کو منسوخ کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

عبدالمومن نائب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار ربوہ

جماعت احمدیہ دارالبرکات ربوہ

ہم ممبران جماعت احمدیہ محلہ دارالبرکات ربوہ نہائت ادب مگر رنج و کرب کے ساتھ حکومت مغربی پاکستان سے عرض کرتے ہیں۔ کہ رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کا اقدام نہایت غیر منصفانہ ہے ہماری گزارش ہے کہ ہماری صوبائی حکومت اپنے فیصلہ پر فوراً نظر ثانی فرما کر اس حکم کو فوراً منسوخ کرے اور اس طرح ہمارے زخمی قلوب کی تسکین کا سامان بہم پہنچائے۔ ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے حکومت کے ساتھ وفاداری اور اطاعت کو ایک مذہبی فریضہ خیال کرتی ہے۔ اس لئے ہم انصاف کے نام پر اس پابندی کو فوری طور پر دور کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

ممبران جماعت احمدیہ
محلہ دارالبرکات ربوہ

لجنہ اماء اللہ حلقہ دارالصدر غربی

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ (حلقہ دارالصدر غربی) حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جسکی رو سے سلسلہ احمدیہ کے مقدس بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی گئی ہے شدید احتجاج کرتی ہیں۔ اس سے ہمارے دل سخت مجروح ہوئے ہیں۔

ہم اس حکم کے منسوخ کرنے کی حکومت پاکستان سے التجا کرتی ہیں۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ حلقہ دارالصدر غربی ربوہ

جماعت احمدیہ مظفر گڑھ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" حکومت پاکستان نے ضبط کر کے لاکھوں احمدیوں کو سخت درد اور دکھ پہنچایا ہے۔ ہماری جماعت احمدیہ مظفر گڑھ شہر اسکی ضبطی پر غم و رنج کا اظہار کرتی ہے یہ کتاب حکومت برطانیہ کے عہد میں چھپی اور سارے ملکوں میں پھیلی۔ مگر کسی نے آج تک اسے ضبط کرانے کی کوشش نہ کی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اسلامی جمہوری حکومت پاکستان نے کتاب ہذا ضبط کر کے ناانصافی کا سلوک کیا ہے۔ اور تبلیغی حقوق کو سلب کیا ہے ہماری پرزور اپیل ہے۔ کہ از راہ کرم اسکی ضبطی کے احکام واپس لے کر ہمارے زخموں پر مرہم لگائیں۔

(ڈاکٹر) اقبال احمد خاں برائے صدر جماعت احمدیہ مظفر گڑھ شہر

جماعت احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودہا

جماعت احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودھا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تصنیف سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کی ضبطی کا حکم پڑھ کر نہایت درجہ قلق محسوس کرتی ہے اور اپنے اس ہنگامی اجلاس میں اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور درخواست کرتی ہے کہ ذمہ دار حکام اس کتاب کا مطالعہ کریں اور پھر خود فیصلہ کریں کہ ایک خادم اسلام جماعت کی کسقدر دلشکنی کی گئی ہے خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ عیسائی لٹریچر بکثرت ہمارے ہاں تقسیم ہو رہا ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ جب انگریز متحدہ ہندوستان پر حکومت کرتے تھے اسوقت جون ۱۸۹۷ء میں ایک مرتد اسلام کے سوالوں کے جوابات میں لکھی گئی اور اس دور کی عیسائی حکومت نے اس کا ایکشن لینا ضروری نہ سمجھا لیکن آج ایک اسلامی حکومت نے اس کو قابل اعتراض محسوس کیا۔ لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودہا حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس ضبطی کے حکم کو واپس لیا جاوے اور ہمارے غمزدہ قلوب کو مرہم لگائی جائے۔

رائے محمد معصوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودھا

خدام الاحمدیہ دار النصر شرقی ربوہ

جماعت احمدیہ کے مقدس امام کی لکھی ہوئی کتاب "سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ۱۸۹۷ء میں لکھی گئی جب کہ انگریزی حکومت کا دور دورہ تھا اس وقت تو کسی کو کسی قسم کا اعتراض پیدا نہ ہوا اور اب جب کہ اسلامی حکومت ہے تو اسی کتاب کو ضبط کر لیا گیا جو کہ قطعی طور پر ناانصافی ہے۔ ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دار النصر شرقی ربوہ پُرزور احتجاج کرتے ہیں۔ کتاب مذکور کو ضبط کرنے کا حکم فوراً واپس لیا جائے۔

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ دار النصر شرقی ربوہ

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ

حکومت مغربی پاکستان نے "سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" مصنفہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی ضبطی کے احکام جاری کئے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے یہ رسالہ ۱۸۹۷ء میں پہلی بار شائع فرمایا اور اس کے بعد بارہا اس کے اردو اور انگریزی ایڈیشن شائع ہوتے رہے لیکن "تاریخ کا کوئی طالب علم بھی اس امر کی ایک شہادت بھی پیش کرنے سے قاصر ہے کہ کبھی مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان کوئی فساد یا بدامنی اس رسالہ کی بنا پر واقع ہوئی ہو جب اتنے طویل عرصہ میں کوئی فساد نہیں ہوا تو یہ قیاس کرنا کہ اب اس کی وجہ سے منافرت اور دشمنی کے جذبات بھڑکیں گے ایک واہمہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا اور یہ قیاس حقیقت سے کوسوں دور ہے۔

یہ رسالہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے ایک عیسائی پروفیسر سراج دین نامی کے چار سوالوں کے جواب میں شائع کیا تھا اور اس میں آپ نے اسلامی اور عیسائی طریق نجات کا مقابلہ اور موازنہ کر کے اسلامی راہ نجات کی برتری ثابت فرمائی ہے۔ ایک ایسے رسالہ کو جو اسلامی تعلیم اور اسلام کی عیسائیت کے مقابل پر برتری ثابت کرنے کے لئے تحریر کیا گیا ہے ضبط کرنا مسلمانوں کی حکومت کو زیب نہیں دیتا۔ یہ انتہائی غیر دانشمندانہ فیصلہ ہے، جماعت احمدیہ بنیادی طور پر ایک پُرامن اور فساد سے پرہیز کرنے والی جماعت ہے اور حکومت وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا جزو ایمان سمجھتی ہے حکومت نے اپنے اس غیر منصفانہ اقدام سے ایک پُرامن مذہبی جماعت کے مذہبی حقوق میں بے جا مداخلت کر کے ناعاقبت اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔

ہم ممبران الجمعیۃ العلمیہ للجامعۃ الاحمدیہ حکومت کے اس اقدام کو غیر دانش مندانہ اور مذہبی حقوق میں مداخلت کے مترادف قرار دیتے ہوئے حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اس معاملہ کی طرف توجہ کرے اور حضرت مرزا صاحب کی اس تصنیف پر لگائی ہوئی پابندی کو جلد سے جلد دور کرے۔

(محمد شفیق قیصر نائب الرئیس للجمعیۃ العلمیہ)

لجنہ اماء اللہ دار الرحمت غربی ربوہ

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ دار الرحمت غربی الف ربوہ کتاب سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب کی ضبطی پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں یہ امر ہمارے جذبات کو سخت مجروح کرنے والا ہے۔ ایک مسلمان حکومت کا یہ اقدام ہمارے نزدیک سراسر غیر دانشمندانہ ہے کہ مسلمان ہوتے ہوئے عیسائیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ حکومت مغربی پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتی ہیں کہ وہ اپنے اس حکم کو فوراً واپس لے۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ دار الرحمت غربی الف ربوہ

تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ

حکومت مغربی پاکستان نے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے اس سے ہمیں سخت دکھ پہنچا ہے ہم سکول کے اساتذہ اور طلباء اس کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں، ہم حکومت کے وفادار شہری ہونے کی حیثیت سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے مجروح دلوں کے احساسات کا خیال رکھتے ہوئے اس حکم کو منسوخ فرمایا جائے۔

(انچارج ٹی آئی۔ پرائمری سکول ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ

لجنہ اماء اللہ جامعہ نصرت حکومت پاکستان کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس کرتی ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے یہ فیصلہ نہ صرف ہمارے جذبات و احساسات کو مجروح کرتا ہے بلکہ اشاعت اسلام کو بھی عملاً روک دے گا۔

یہ کتاب آج سے ۶۵ برس پیشتر ۱۸۹۷ء میں انگریزوں کے عہد میں شائع ہوئی اور اس کے متعدد ایڈیشن مختلف اوقات میں شائع ہو کر منظر عام پر آتے رہے ہیں اس کتاب میں قرآن کریم کی رو سے عیسائیت پر اسلام کی فوقیت ثابت کی گئی ہے اور انجیل کی رو سے عیسائیت کا بطلان نہایت ہی مؤثر انداز میں ثابت کیا گیا ہے سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جو کتاب عیسائیت کے رد میں انگریزوں کے عہد میں دل آزار تصور نہ کی گئی آج وہ نصف صدی کے بعد کس طرح دل آزار اور منافرت انگیز بن گئی ہے، حکومت پاکستان سے استدعا ہے کہ وہ اس کتاب کی اشاعت کو بحال کر کے ہمیں شکریہ کا موقع دیں۔

(بشریٰ البشیر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جامعہ نصرت)

سٹاف کونسل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ہم ممبران سٹاف تعلیم الاسلام کالج ربوہ حکومتِ مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفِ لطیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" بحق سرکار ضبط قرار دی گئی ہے انتہائی دکھ اور غم کے جذبات کے ساتھ احتجاج کرتے ہیں۔

ہمارے نزدیک حکومت مغربی پاکستان کا یہ حکم سراسر غیر منصفانہ اور عدل و انصاف کے منافی ہے اور اس کے ذریعہ دنیا کے تمام ممالک میں بسنے والے لاکھوں احمدیوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے۔

"سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" آج سے چھیاسٹھ برس قبل۔ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف عیسائی پادریوں کے بے باکانہ اور گستاخانہ حملوں کے جواب میں تحریر کی گئی اور ایسے وقت میں لکھی گئی جب کہ پڑھے لکھے مسلمان بھی عیسائیت کی یلغار سے خوفزدہ ہو کر یا تو عیسائیت کی آغوش میں پناہ لینے لگ گئے تھے یا لاجواب ہو کر خاموش ہو چکے تھے۔ اس وقت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسلام کے ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح عیسائی مذہب کا بطلان اور اسلام کا افضل و برتر ہونا دلائل کے ساتھ ثابت کیا اور عیسائیت سر اٹھانے کے قابل نہ رہی۔

ایک ایسی کتاب جس کو انگریزی حکومت نے اپنے لمبے دور حکومت میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان منافرت کا موجب نہ گردانا اس کو ایک مسلمان حکومت نے ایسے وقت میں ضبط قرار دیا جب کہ عیسائی مناد اور پادری ایک دفعہ پھر اسلام اور بانی اسلام کے خلاف جارحانہ حملوں کے لئے صف آرا ہو رہے ہیں اور مسلمان ان کے اس اقدام کو انتہائی تشویش سے دیکھ رہا ہے

اس لٹریچر کو جو سراسر اسلام کی فضیلت اور برتری عیسائی مذہب پر ثابت کرنے میں ممد اور معاون ہے ضبط کرنا عیسائیت کی حمایت کرنا ہے اور اسلامی مملکت میں ایسا حکم سراسر ناواجب اور نامناسب ہے

پس ہم ممبران سٹاف تعلیم الاسلام کالج حکومت کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے اس غیر منصفانہ غیر دانشمندانہ اور غیر ضروری حکم کو فوراً واپس لے تا حکومت کے دامن پر یہ سیاہ دھبہ نہ رہے۔

جماعت احمدیہ دار النصر شرقی ربوہ

ہم ممبران جماعت احمدیہ دار النصر شرقی ربوہ حکومت مغربی پاکستان کے اقدام کے خلاف جس کے تحت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کی گئی ہے شدید احتجاج کرتے ہیں حکومت کے اقدام نے جو کہ سراسر ناروا اور غیر منصفانہ ہے ہمارے مذہبی جذبات کو بری طرح مجروح کیا ہے ہم حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس غیر منصفانہ حکم کو فوری طور پر واپس لیا جائے

(ممبران جماعت احمدیہ محلہ دار النصر شرقی ربوہ)

جماعت احمدیہ کوہاٹ

حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کا جو حکم دیا ہے یہ اجلاس اس فیصلہ کو غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ قرار دیتا ہے اور اسے جماعت احمدیہ کے لاکھوں افراد کی دل آزاری کا باعث سمجھتا ہے نیز اسے مذہبی امور میں مداخلت کے مترادف سمجھتا ہے۔

یہ کتاب آج سے ۶۵ سال قبل شائع ہوئی اور اس کے کم از کم سات ایڈیشن اردو و انگریزی زبان میں ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر بیرونی ممالک میں پھیل چکے ہیں

آج سے قریباً پچاس برس پیشتر عیسائیت کا بڑھتا ہوا سیلاب جو اسلام کے معدوم کرنے پر تلا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسلامی لٹریچر ہی کے ذریعے رکا تھا۔ کتاب مذکورہ بالا اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

ہم حاضرین جلسہ حکومت پاکستان کے ارباب اقتدار کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد ضبطی کے حکم کو واپس لے لے۔

عبد الرحیم
سیکرٹری امور عامہ
جماعت احمدیہ کوہاٹ

ناقابل فہم حکم

روزنامہ نوائے وقت میں ایک مراسلہ

"مکرمی! حکومت پاکستان نے حال ہی میں ایک ستر سال پرانی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" بحق سرکار ضبط کر لی ہے۔ اس سلسلہ میں بتایا گیا ہے کہ اس سے عیسائیوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ یہ جواز بہت عجیب ہے۔ کیونکہ یہ کتاب اس وقت لکھی گئی تھی جب ایک غیر ملکی مسیحی حکومت برسر اقتدار تھی جب اس نے اس کتاب کو قابل اعتراض نہ سمجھا تو اب یک بیک اس کتاب کی ضبطی کا حکم ناقابل فہم ہے۔"

(نوائے وقت ۱۲ مئی ۶۳ء)

جماعت احمدیہ جڑانوالہ

ہم ممبران جماعت احمدیہ جڑانوالہ نے بانی جماعت احمدیہ کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے احکامات پڑھ کر نہایت درجہ قلق محسوس کیا۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ جون ۱۸۹۷ء میں چھپی۔ اگر اس کتاب میں منافرت پھیلانے والا مواد پایا جاتا۔ عیسائی حکومت ضرور اس پر ایکشن لیتی اب جبکہ عیسائی واعظین اور مبلغین کی طرف سے اسلام پر پے در پے حملے ہو رہے ہیں۔ ایسے لٹریچر کی اشاعت کو روکنا جس میں عیسائیوں کے اسلام پر سوالات کے جوابات ہوں نہ صرف اسلام کے لئے مضر ہے بلکہ عیسائیت کے فروغ کا باعث ہو سکتا ہے۔

لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ جڑانوالہ نہایت ادب سے حکومت سے اس حکم کو منسوخ کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

ممبران جماعت احمدیہ جڑانوالہ

میرپور آزاد کشمیر

مورخہ ۱۰ [illegible] بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جملہ ممبران جماعت کی متفقہ رائے سے یہ ریزولیوشن پاس ہوا کہ بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی سے متعلق حکومت مغربی پاکستان کا حالیہ حکم مبنی بر انصاف نہیں لہٰذا استدعا کی جاتی ہے کہ حکومت مغربی پاکستان اپنے حکم پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے منسوخ فرما دے اور چھیاسٹھ سال قبل کی شائع شدہ کتاب کی اشاعت پر سے پابندی اٹھانے سے متعلق مناسب احکامات جاری کرے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرپور)

خدام الاحمدیہ لاہور

ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ لاہور حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے سلسلہ احمدیہ کے مقدس بانی (حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام) کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی گئی ہے احتجاج کرتے ہیں کہ حکومت مغربی پاکستان کا یہ اقدام سراسر غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ ہے۔ کیونکہ یہ کتاب سب سے پہلے ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی تھی اور گزشتہ چھیاسٹھ سال میں اس کے کم از کم سات ایڈیشن اردو انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں مختلف ممالک میں پھیل چکی ہے اور ہر زمانہ میں عیسائی مناد۔ مناظر اور علماء کے زیر مطالعہ رہی ہے اسی طرح مختلف مواقع پر حکام کے سامنے پیش ہوتی رہی ہے لیکن کبھی کسی موقع پر نہ عیسائی علماء کی طرف سے اور نہ عیسائی حکام کی طرف سے ان کے پچاس سالہ دور حکومت میں اسے فرقہ وارانہ کشیدگی یا منافرت کا باعث قرار دیا گیا۔ ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام مذہبی معاملات میں دخل اندازی کے مترادف ہے۔ اور ہمارے جذبات کو سخت مجروح کرنے والا ہے۔ ہمارے لئے قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ قیمتی چیز ہمارے امام کے ارشادات عالیہ ہیں۔ اور یہ چیز ہمارے لئے انتہائی دکھ اور رنج کا باعث ہے کہ ہمیں اپنے امام کے ارشادات عالیہ کو اپنے پاس رکھنے۔ انہیں پڑھنے اور دوسروں کو پڑھانے سے قانوناً روک دیا جائے۔

لہٰذا ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ لاہور اعلیان حکومت کے اس فعل کو سراسر غیر منصفانہ بے ضرورت اور غیر دانشمندانہ خیال کرتے ہیں اور حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لے لیا جاوے۔

ہم ہیں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

جماعت احمدیہ محمود آباد اسٹیٹ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کی خبر پڑھ کر ہم ممبران جماعت احمدیہ اسٹیٹ محمود آباد گہرے غم و افسوس اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں کہ مذکورہ کتاب کو شائع ہوئے آج ۶۵ سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ جون ۱۸۹۷ء میں مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپی جس کا چھیاسٹھواں سال گزر رہا ہے۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ ہمارے ملک میں عیسائی حکومت پورے عروج پہ تھی۔ اگر اس کی اشاعت سے ملک میں مختلف فرقوں میں نفرت پیدا ہونے کا امکان تھا۔ تو اس وقت کی حکومت جس کے مذہب کے ساتھ اس کتاب کا گہرا تعلق تھا۔ ضرور اس کے خلاف قانونی کارروائی کرتی۔ اس وقت جبکہ عیسائی مبلغین کی طرف سے اسلام پر پے در پے حملے ہو رہے ہیں۔ اس نازک وقت میں ایسے لٹریچر کی اشاعت جس میں عیسائیوں کے اسلام پر سوالات کے جواب ہوں۔ کو بند کرنا نہ صرف اسلام کے لئے مضر ہیں بلکہ عیسائیت کے فروغ کا باعث ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ اسٹیٹ محمود آباد ضلع تھرپارکر سندھ نہایت ادب سے منسوخ کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار سید عابد حسین پریذیڈنٹ احمدیہ جماعت محمود آباد اسٹیٹ۔ ضلع تھرپارکر

جماعت احمدیہ سیالکوٹ

حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کی گئی ہے۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ پرزور احتجاج کرتے ہیں حکومت کا یہ اقدام نہ صرف قابل افسوس بلکہ غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ ہے اور مذہبی آزادی میں مداخلت کے مترادف ہے۔ لہٰذا یہ حکم جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے انتہائی رنج اور دکھ کا باعث ہوا ہے۔

پاکستان کے قیام سے قبل انگریزوں کی حکومت کا اس کتاب کے چھپنے کے بعد اپنے پچاس سالہ دور میں اس کتاب کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہ کرنے سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ بیان کردہ وجوہات جن کی بناء پر اس کو ضبط کیا گیا ہے بے بنیاد اور بے حقیقت ہیں اس دور میں جبکہ یہ کتاب شائع کی گئی۔ حکومت پر پادریوں کا کافی اثر ہوا کرتا تھا اور اس وقت سے لے کر پاکستان کے قیام تک ہزاروں عیسائیوں نے یہ کتاب پڑھی ہو گی۔ لیکن عیسائیوں کی طرف سے کبھی یہ اعتراض پیش نہ ہوا کہ اس کتاب سے مذہبی منافرت پھیلتی ہے۔ ان حالات میں اس کتاب کا اب ضبط کیا جانا نہایت ہی افسوسناک ہے۔ ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس حکم کو واپس لے کر ہماری دادرسی فرمائیں۔

(ممبران جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر)

جماعت احمدیہ پسرور

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۶۳ء بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق حکومت مغربی پاکستان کے حالیہ حکم کے خلاف پرزور احتجاج کیا گیا اور مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق رائے پاس ہوئی ہم ممبران جماعت احمدیہ پسرور حضرت مسیح موعودؑ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب کی ضبطی کے متعلق پرزور احتجاج کرتے ہیں۔

یہ کتاب عیسائی مذہب کے خلاف اور مذہب اسلام کی حمایت میں ۱۸۹۷ء میں لکھی گئی اس وقت یہ ملک انگریز کے آہنی پنجہ میں تھا عیسائی حکام اور عیسائی مناد ملک کے چپے چپے پر چھائے ہوئے تھے اس کتاب کی اشاعت پر ان کے ماتھے پر تو ذرا بھی بل نہ پڑا مگر آج ۶۵ سال بعد اسلام کی سب سے بڑی حکومت جس کا مذہب اسلام جس کا پیغمبر محمد مصطفیٰ خیر الانام ہے۔ اسلام کی حمایت میں لکھی گئی کتاب کی قدر کی بجائے فرقہ وارانہ کشیدگی کا موجب سمجھے اس سے زیادہ اور کیا بے انصافی ہو گی؟ اس کتاب کے اردو انگریزی کم از کم سات ایڈیشن چھپ کر اس ملک کے علاوہ برطانیہ اور مغربی ممالک میں بھی پہنچے مگر عیسائی حکومت نے بھی جو ہمیشہ سے محافظ چرچ چلی آ رہی ہے کوئی نوٹس نہ لیا۔ حکومت ایک ایسی کتاب کی ضبطی کا حکم دے رہی ہے جو سراسر اسلام کی حمایت میں اور حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کے ننگ و ناموس کی حفاظت کے لئے لکھی گئی ہے اور جس کی اشاعت پر ۶۵ سال گذر چکے ہیں۔ اور پھر ضبطی کا حکم بھی ایسے وقت میں دیا گیا ہے جب کہ مسلمان اخبارات مطالبہ کر رہے ہیں کہ عیسائی مشنوں کے تبلیغی ذرائع سکولوں اور ہسپتالوں بند کیا جاوے۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ فوراً اسی حکم کو منسوخ کرنے کے احکام صادر کرے۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پسرور

احمد نگر مشرقی پاکستان

ہم تمام ممبران جماعت احمدیہ احمد نگر ضلع دیناجپور سیدنا حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے لئے صوبائی حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے حکم ضبط کی خبر پڑھ کر انتہائی رنج و غم اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حکومت کے اس اقدام کو حیرت و تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کتاب مذکورہ میں ایک عیسائی پادری ہی کے سوالات کے جوابات حقائق و واقعات کی روشنی میں عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ عارفانہ انداز میں دئے گئے ہیں۔ یہ کتاب تقریباً پون صدی سے عیسائی دنیا کو نہایت امن صلح اور آشتی کے ساتھ اسلام کی طرف دعوت دیتی چلی آئی ہے اس عرصہ دراز میں یہ کتاب نہ کبھی کسی شورش کی موجب ہوئی ہے۔ اور نہ کسی مذہب کی بے حرمتی کا سبب۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کی پہلی طباعت کے وقت بھی ۱۸۹۷ء میں جبکہ اس ملک میں ایک زبردست عیسائی حکومت قائم تھی۔ اس کی عام اشاعت ہوئی اور اس وقت سے لے کر آج تک متعدد بار اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوتے رہے ہیں۔ مگر اپریل ۱۹۶۳ء تک یہ کتاب کسی حکومت کے نزدیک قابل اعتراض ثابت نہیں ہوئی۔ مگر اب جبکہ عیسائی پادری منظم رنگ میں مختلف تدابیر سے اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اور اسلام ایک بھیانک مظلومیت کے دور میں سے گزر رہا ہے۔ ایسی کتاب جس میں کہ اسلام کی تعلیم اور موقف و مسلک کو پُرامن انداز میں مدلل طریق پر بیان کیا گیا ہے۔ ضبط کر لینا اسلام پر ظلم ہے اور ہم ممبران جماعت احمدیہ ایک منصف اور عادل حکومت سے ایسے اقدام کی امید نہیں کرتے۔

سو ہم ادب و احترام کے ساتھ ارباب حل و عقد کی خدمت میں کتاب مذکور کی بابت حکم ضبط کو منسوخ کرنے کی پرزور درخواست کرتے ہیں۔

ممبران جماعت احمدیہ احمد نگر
بمقام و ڈاکخانہ ضلع دیناجپور مشرقی پاکستان

۱۰

مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ

مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر کا یہ ہنگامی اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے جو اس نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب موسومہ

"سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"

کی ضبطی کے متعلق دیا ہے مجلس اس حکم کو انتہائی غیر دانشمندانہ۔ ناواجب اور اسلام کے مفاد کے منافی سمجھتی ہے خاص طور پر اس لئے کہ یہ کتاب ۶۰ سال سے زائد عرصہ ہوا شائع ہوئی تھی اور باوجود اس کے کہ اس وقت انگریزوں کی عیسائی حکومت برسر اقتدار تھی۔ اس نے اسے امن عامہ کے منافی قرار نہیں دیا۔ اس لئے یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ اسلام کے نام پر قائم ہونے والی حکومت اسلام کے دفاع میں لکھی جانے والی ایک کتاب کو ضبط کرنے کا حکم جاری کرے۔

مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر گورنر مغربی پاکستان سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس غیر دانشمندانہ۔ ناواجب اور اسلام کے مفاد کے منافی حکم کو منسوخ کر کے اسلام کی تبلیغ کے کام کو ضعف پہنچنے سے بچائیں نیز صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صاحب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اختیارات خصوصی کے تحت حکومت مغربی پاکستان کو فوری طور پر اس حکم کو منسوخ کرنے کی ہدایات جاری فرمائیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی غیر دانشمندانہ ضبطی کی خبر سن کر ہم ممبران جماعت احمدیہ کھاریاں کو انتہائی رنج و ملال ہوا ہے۔ اور اس فیصلہ کے خلاف ہم حکومت مغربی پاکستان سے پُرزور احتجاج کرتے ہیں۔ یہ اقدام مذہبی معاملات میں مداخلت اور ہر احمدی کے جذبات کو مجروح کرنے والا ہے اس کتاب کی ضبطی کے بارہ میں جو وجہ بیان کی گئی ہے۔ وہ حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ یہ کتاب گذشتہ چھیاسٹھ سال میں کئی بار شائع ہو چکی ہے۔ اور عیسائی حکام کی طرف سے یہ پچاس سالہ دور حکومت میں کبھی اسے فرقہ وارانہ کشیدگی یا منافرت کا باعث قرار نہیں دیا گیا یہ امر اور بھی قابل افسوس ہے۔ کہ ایک مسلمان حکومت نے اس کتاب کو ضبط کرنے کے احکام صادر کئے ہیں۔ جبکہ یہ سراسر دفاعی نقطہ سے لکھی گئی تھی جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ ایک اشد ترین مخالف اسلام عیسائی کے سوالات کے جوابات ہیں۔ یہ سوالات درحقیقت اسلام، حضرت بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور ہماری مقدس کتاب قرآن کریم پر جارحانہ اعتراضات کے مظہر تھے۔ جن کا جواب دینا ہر غیور مسلمان کا فرض تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کتاب لکھ کر اسلامیان عالم کے جذبات کی صحیح ترجمانی فرمائی اور یہ آپ کا احسان عظیم ہے ارباب حکومت سے مؤدبانہ استدعا ہے۔ کہ عدل و انصاف کے نام پر فوری طور پر اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو منسوخ کریں۔

(ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات)

جماعت احمدیہ مردان

جماعت احمدیہ مردان کے جملہ ممبران حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کو نہایت رنج و غم سے دیکھتے ہیں۔ جس کے تحت گورنر مغربی پاکستان نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی مایہ ناز تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ساٹھ سال قبل ایک عیسائی کے سوالات کے جواب میں تحریر فرمائی تھی اور اس میں عیسائیت اور اسلام کا موازنہ کیا گیا ہے۔ اور اسلام اور قرآن مجید کی برتری اور اللہ تعالےٰ کی وحدانیت دنیا پر ظاہر کی گئی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا۔ آجکل جبکہ عیسائی مبلغ پاکستان میں از سر نو اپنی سرگرمیاں شروع کر رہے ہیں۔ حکومت اور ملت اسلامیہ خود اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کر کے عیسائیت کی بنیاد کو ہلا دیتی لیکن افسوس ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی حکومت کے علمبرداروں نے اس کتاب کو ضبط کر کے جماعت احمدیہ کے لاکھوں فرزندان کو انتہائی دکھ اور درد پہنچایا ہے بس ہم مسلمان جماعت احمدیہ مردان حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس نامناسب اور غیر قانونی حکم کو واپس لے کر ایک وفادار اور پرامن جماعت کے ساتھ انصاف کا سلوک کرے۔

جماعت احمدیہ کراچی

جماعت احمدیہ کراچی کا ایک غیر معمولی اجلاس عام بروز جمعہ بعد نماز جمعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد بالاتفاق منظور کی گئی۔

"جماعت احمدیہ کراچی کو حکومت مغربی پاکستان کے اس غیر منصفانہ اقدام سے جو اس نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کر کے کیا ہے۔ بے حد دکھ ہوا ہے۔ یہ کتاب ایک عیسائی کے اسلام کے خلاف بعض سوالات کے جواب میں اس زمانے میں لکھی اور شائع کی گئی جبکہ اس ملک پر ایک ایسی قوم حکمران تھی۔ جو مذہب کے لحاظ سے خود بھی عیسائی تھی اور اس کا حکمران DEFENDER OF THE FHITH کہلاتا تھا لیکن اس عیسائی حکومت کو تو اس کتاب میں کوئی قابل اعتراض بات نظر نہ آئی۔ اور اسی عیسائی حکومت کے عہد میں اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع ہونے کے باوجود کبھی ضبطی کا سوال پیدا نہ ہوا۔ حیرت ہے کہ آج تقریباً پینسٹھ سال کے بعد ایک اسلامی حکومت کو اس کتاب کو ضبط کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ جبکہ ہم رواداری کو اسلام کا ایک اہم اصول سمجھتے ہوئے ہر فرقہ اور مذہب کے لوگوں کے مذہبی جذبات کا احترام ضروری سمجھتے ہیں۔ وہاں ضرورت سے زیادہ رواداری یا بلاوجہ دوسروں کی دلآزاری کو بھی مناسب اور صحیح نہیں سمجھتے۔

حکومت مغربی پاکستان نے اس کتاب کو ضبط کر کے لاکھوں احمدیوں کے جذبات کو جو دنیا کے ہر حصہ میں پھیلے ہوئے ہیں سخت مجروح کیا ہے۔

لہٰذا جماعت احمدیہ کراچی جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان اور دوسرے متعلقہ افسران سے پُرزور مطالبہ کرتی ہے کہ اس غیر منصفانہ حکم کو فوراً واپس لیا جائے اور مذکورہ بالا کتاب کی اشاعت پر سے پابندی اٹھائی جائے۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا

مجلس خدام الاحمدیہ شہر سرگودھا کا یہ ہنگامی اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے خصوصاً اور حکومت پاکستان سے عموماً درخواست کرتا ہے۔ کہ ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدی مسعود و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب کی ضبطی کے حکم سے ہم احمدی مسلمانوں کے جذبات شدید طور پر مجروح ہوئے ہیں۔ یہ کتاب جس مذہب کی رو میں لکھی گئی خود اس مذہب کے دور حکومت میں اسے ضبطی کے قابل نہ سمجھا گیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اس کتاب سے کسی مذہب یا فرقہ کے پیروؤں کی دل آزاری نہیں ہوتی۔

اس لئے یہ اجلاس حکومت سے بصد احترام اپیل کرتا ہے۔ کہ اس فیصلہ پر نظر ثانی فرما کر نہ صرف پاکستان بلکہ روئے زمین کے احمدی مسلمانان جو کہ ایک غیر سیاسی پرامن اور مذہبی جماعت ہے۔ اور جن کا مقصد دنیا بھر میں پرامن طریقوں سے اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے۔ کے مجروح دلوں کی دلداری کی جائے۔

ہم ہیں آپ کے خادم
اراکین مجلس خدام الاحمدیہ شہر سرگودھا

جماعت احمدیہ وزیر آباد

حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کئے جانے کا جو حکم حکومت مغربی پاکستان نے دیا ہے۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ وزیر آباد اس کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہیں۔ یہ کتاب عرصہ ۶۵ سال سے کئی بار شائع ہوئی ہے اور انگریزی حکومت میں بھی یہ کتاب ضبط کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی پس حکومت پاکستان کا یہ اقدام ہم تمام احمدی جماعت کیلئے انتہائی دکھ اور تکلیف کا باعث ہے لہٰذا ہم حکومت پاکستان سے انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ آپ غیر منصفانہ فیصلہ کو منسوخ فرمائے۔

امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔

مجلس خدام الاحمدیہ ڈیرہ اسماعیل خان

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ ڈیرہ اسماعیل خان حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم جو حضرت مسیح موعودؑ کے کتابچہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کی ضبطی کے سلسلہ میں نافذ کیا گیا ہے گہرے درد اور دلی رنج کا اظہار کرتے ہوئے حکومت مغربی پاکستان سے پرزور الفاظ میں اپیل کرتے ہیں کہ حکومت اپنے اس حکم پر نظر ثانی کرتے ہوئے حکم مذکور کو منسوخ کر کے ہمیں شکریہ کا موقعہ دے۔

سلطان احمد
قائد خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ
ڈیرہ اسماعیل خان

درخواست دعا

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل خاکسار کو سارجنٹ کے عہدہ پر ترقی دی ہے عزیزم بھائی منصور احمد صاحب پائلٹ کی ٹریننگ ختم کر کے پائلٹ آفیسر ہو گئے ہیں۔ نیز عزیزم بھائی ..... احمد صاحب بغرض تعلیم ولائت گئے ہوئے ہیں۔ الحمدللہ۔

احباب و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ ہم سب کی کامیابی خداوند کریم ہمارے لئے دین اور دنیا ہر رنگ میں بابرکت فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے نیز ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ فرما وے۔ آمین یا رب العالمین

خاکسار خلیل احمد قریشی۔ بی اے ایل ایل بی
پسر ضیاء الدین احمد صاحب قریشی ایڈووکیٹ

نوٹ: آپ نے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ — مینیجر —

تعلیم الاسلام ہائی سکینڈری سکول گھٹیالیاں کی بعض خصوصیات

نویں اور دسویں جماعت میں داخلہ شروع ہے

جیسا کہ محترم جناب ناظر صاحب تعلیم کے اعلانات سے واضح ہو چکا ہے کہ گھٹیالیاں میں اس وقت ہائی سکینڈری سکول کی نویں اور دسویں جماعت میں داخلہ شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے طلباء کے قیام اور مطالعہ کے تمام انتظامات موجود ہیں۔ حال ہی میں ہم نے نئی لائبریری کی تشکیل کی ہے۔ جو طلباء کو انگریزی اردو اور دیگر مضامین کے متعلق منتخب کتابوں پر مشتمل ہے۔ ایک نہایت مشفق اور تجربہ کار لائبریرین موجود ہیں۔ جو پہلے گارڈن کالج راولپنڈی میں کام کرتے تھے۔ اور اب طلباء کی نگرانی کے علاوہ انہیں مطالعہ میں بھی مدد دیتے ہیں۔ چونکہ گھٹیالیاں ریلوے سٹیشن سے کچھ فاصلے پر ہے۔ اس لئے بعض طلباء کو شاید اس کی علمی اہمیت کا احساس نہ ہو۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ اس مخصوص علاقے میں نہایت عمدہ تعلیمی ماحول میسر ہے۔ پانی نہایت میٹھا اور رہائش کے انتظامات عمدہ ہیں۔ اس کے علاوہ ۷۔۸ لیکچرار اور اساتذہ ہر وقت بچوں کے درمیان درس و تدریس میں مصروف رہتے ہیں۔ اس قسم کا ماحول کسی اور قریبی درسگاہ میں میسر آنا مشکل ہے۔ پس بچوں اور ان کے سرپرست اصحاب سے درخواست ہے۔ کہ وہ یہاں اپنے بچوں کو داخل کرائیں۔ خرچ دوسرے ادارہ جات کی نسبت بہت کم ہے۔ اور قابل اور ذہین بچوں کو بہت سی مراعات دی جاتی ہیں۔

عبدالسلام اختر ایم۔ اے پرنسپل ہائر سکینڈری سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

پرچہ جات بھجوا دیئے گئے احمدی بچوں کا پہلا امتحان "ستارہ اطفال" ۱۹ مئی کو ہو رہا ہے۔ جس کے لئے پرچہ جات قائدین کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی امتحان کے متعلق ہدایات پر مشتمل ایک سرکلر بھجوا دیا ہے سب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ ۱۹ مئی کو اپنے علاقے کے سب اطفال کو اس امتحان میں شامل کریں ہر احمدی بچہ بھی کوشش کرے اور اس امتحان میں ضرور شامل ہو۔ بچوں کو اجازت ہے کہ پرچہ کا جواب اردو کے علاوہ بنگالی سندھی۔ انگریزی وغیرہ میں بھی دے سکتے ہیں (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا میرا لڑکا عزیز منیر احمد بی۔ ایس سی فائنل کا امتحان دے رہا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز کی اعلیٰ کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار:۔ محمد ابراہیم کھاریاں صدر محلہ دار النصر غربی ربوہ

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی جماعتوں کی فہرست نمبر ۲

صدر انجمن احمدیہ کے ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء کو ختم ہونے والے مالی سال میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر غیر معمولی کرم کیا ہے اور انجمن کے لازمی چندوں کی وصولی میں اس سے پہلے سال کی نسبت دو لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ جن جماعتوں نے اس بارہ میں نمایاں طور پر کامیاب جدوجہد کی ہے۔ ان کی فہرستیں دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ احباب کی اطلاع کے لئے ایک فہرست قبل ازیں شائع کی جا چکی ہے۔ اور دوسری فہرست درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے التماس ہے۔ کہ وہ بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے احباب اور عہدہ داروں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور انہیں ہمیشہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیش از پیش خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ والسلام

ب۔ فہرست جماعت ہائے احمدیہ جن کی چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ دونوں مدات میں سے ہر ایک کی وصولی اسی فیصدی سے زیادہ ہے۔ اور ان کے ذمہ گزشتہ سالوں کے کوئی بقائے نہیں یا زیادہ بقائے نہیں۔

ضلع جھنگ:۔ دار الرحمت فیکٹری ایریا ربوہ۔ دار البرکات ربوہ۔ گھسیانہ۔ چک ۲۹۷۔ چک ۲۲۵ چچکانہ۔ عنایت پور۔

ضلع سرگودھا:۔ گھوگھیاٹ۔ چک ۳۵ جنوبی ہلال پور۔ چک ۳۳ ایم۔ بی۔ چک ۸۶ ج۔

ضلع لائلپور:۔ چک ۹۸ ج ب سرشمیر روڈ۔ چک جھمرہ۔ چک ۱۰۸ ج ب تلونڈی۔ چک ۲۷۷ ر ب سیتلانی۔ چک ۶۱ ج ب دھرور۔ چک ۳۳۲ ج ب دھنی دیو۔ چک ۹۳ گ ب ماموں کانجن۔ چک ۲۰۸ ر ب۔ چک ۳۰ گ ب۔

ضلع لاہور:۔ قصور۔ راجہ جنگ

ضلع شیخوپورہ:۔ شیخوپورہ۔ آنبہ کرم پورہ۔ چک ۱۱ چھور۔ چوہڑ کانہ۔ کھیلی گجراں۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ پنڈی بھٹیاں۔ گکھڑ منڈی۔ چک بھٹیاں۔ دولووالی۔

ضلع سیالکوٹ:۔ بھاگو وال۔ بھاڈیوالہ۔ گھٹیالیاں شہر۔ بھکو بھٹی۔ شہزادہ۔ عزیز پور ڈوگراں۔

ضلع گجرات:۔ منڈی بہاؤالدین۔ ڈنگہ۔ سرائے عالمگیر۔ سوک کلاں۔ ترکھا۔ چک ۹۔

ضلع راولپنڈی:۔ پنڈ بھگوال ضلع اٹک:۔ کیمل پور

ضلع ہزارہ:۔ مانسہرہ ضلع پشاور:۔ خلیل مرکزی ایجنسی پایان

ضلع ملتان:۔ چک ۲۲ ۱۰۔ آر ضلع ڈیرہ غازیخان:۔ ریرو شرقی غربی

ضلع منٹگمری:۔ اوکاڑہ۔ چک ۶ ۱۱۔ ایل۔ چک ۲۲۵ الحابی۔ چک ۵۰ ۱۲۔ ایل

ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۰۶ بی ضلع رحیم یار خاں:۔ چک ۱۶۰ ۷۔ آر۔ چک ۱۶۹ ۷۔ آر

ضلع نواب شاہ:۔ گوٹھ امام بخش۔ محراب پور ضلع تھرپارکر:۔ گوٹھ غلام رسول۔ ڈگری۔ چک ۲۷۰ الف کالو۔

ضلع حیدرآباد:۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ ظفر آباد اسٹیٹ۔ دیہہ لاہیچ۔ سنجر چانگ

٭ ان جماعتوں کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ کی ایک بڑی رقم بقایا ہے۔ (باقی)

نوٹ:۔ جن جماعتوں کی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی سو فیصدی سے زیادہ ہے ان پر یہ ⊗ نشان لگایا گیا ہے اور جن جماعتوں کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سو فیصدی سے زیادہ ہے۔ ان پر یہ ① نشان لگایا گیا ہے۔ (عبدالحق [illegible])

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی پہلی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی پہلی تربیتی کلاس مورخہ ۱۸/۵/۶۲ بروز ہفتہ شام چار بجے موضع اچھل گرو کے نزد ہڈیارہ شروع ہو کر مورخہ ۱۹/۵/۶۲ بروز اتوار بوقت گیارہ بجے دوپہر تک جاری رہے گی تحصیل لاہور کی تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے نمائندوں کی حاضری ضروری ہے۔ لہذا قائدین مجالس لاہور شہر لاہور چھاؤنی۔ گنج مغلپورہ۔ شاہدرہ۔ باٹاپور۔ بھلیر۔ موہنی وال رائے ونڈ۔ ہڈیارہ اچھل گرو کے اور جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ دیگر خدام کے ہمراہ وقت پر تشریف لے آویں۔ ضلع لاہور کی دیگر مجالس کے خدام بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ (منور احمد حامد۔ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ضلع لاہور)

سوئٹزرلینڈ کے نومسلموں کی احتجاجی قرارداد (بقیہ صفحہ اول)

۳۔ "مزید قرار پایا کہ اس کی ایک نقل محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی خدمت میں بھی بھیجی جائے تاکہ پاکستان کے احمدیوں کو بھی معلوم ہو کہ حکومت مغربی پاکستان کے اس غیر منصفانہ اقدام پر ان کے رنج و غم اور درد و الم میں سوئٹزرلینڈ کے نومسلم بھی برابر کے شریک ہیں۔ ہم اپنے قادر و توانا خدا کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ خود ہمارے مجروح دلوں کو تسکین دے اور اس نہایت افسوسناک زیادتی کی تلافی کرنے میں خود صدر پاکستان کی رہنمائی فرمائے۔" رفیق ایمینوئل تیکنن

(Rafiq Emanuel Tachannen)

سیکرٹری جماعت احمدیہ زیورک۔ سوئٹزرلینڈ

ضروری اعلان برائے انتخاب مقامی آڈیٹرز

ہر جماعت احمدیہ میں آڈیٹر کا تقرر ضروری ہے۔ مگر اس وقت بکثرت جماعتیں ایسی ہیں کہ جن میں مقامی طور پر آڈیٹر مقرر نہیں ہوا۔ ایسی جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے ہاں مقامی آڈیٹر کا انتخاب حسب قواعد کرا کر بہت جلد بھجوا دیں۔ انتخابات کی رپورٹوں کے ساتھ حسب قاعدہ مقامی سیکرٹری مال کی یہ تصدیق شامل کی جانی ضروری ہے کہ منتخب شدہ عہدیدار چندہ عام یا حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا دار نہیں ہیں۔ جو منتخب شدہ احباب موصی ہوں ان کی وصیت کا نمبر رپورٹ میں مندرج کیا جائے تاکہ ان کی عدم بقایا داری کے متعلق نظارت بہشتی مقبرہ سے دریافت کیا جا سکے۔ امراء ضلع اور ڈویژنل امراء براہ مہربانی اس بات کی نگرانی فرماویں کہ ان کے حلقہ کی تمام جماعتوں کے مقامی آڈیٹرز کے انتخابات جلد ہو کر نظارت ہذا میں پہنچ جائیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

ربوہ میں لیکچرر لاہور کا امتحان

ربوہ میں لیکچرر لاہور کا امتحان مورخہ ۱۹ رمئی بروز اتوار ۳ بجے سے ۶ بجے شام تک لجنہ اماء اللہ کے ہال میں منعقد ہوگا۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

۱۹ مئی یاد رکھیں

کیونکہ اس دن احمدی بچوں کا امتحان "ستارہ اطفال" ہو رہا ہے۔ جس کے لئے پرچہ جات قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو بھجوا دئے گئے ہیں۔

ہدایات برائے امتحان کا بھی الگ ایک سرکلر بھجوایا گیا ہے۔ جوابات لکھنے کے لئے بچے کوئی ایک پاکستانی زبان استعمال کر سکتے ہیں جو ان کے علاقوں میں سکول میں پڑھائی جاتی ہو۔

جو بچے عربی عبارات نہ لکھ سکتے ہوں ان سے عربی والے سوالات ممتحن صاحب زبانی سن کر بھی نمبر لگا سکیں گے۔

احمدی بچوں کے تربیتی دو سالہ پروگرام کے ماتحت یہ پہلا امتحان ہے۔ جس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر احمدی سے تعاون کی درخواست ہے تاکہ کوئی بچہ ایسا نہ رہ جائے جو ۷ سے ۱۴ سال تک کا ہو اور اس امتحان میں شامل نہ ہوا ہو۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

بی اے سال دوم کا سالانہ امتحان مورخہ پندرہ مئی سے شروع ہے۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ امتحان میں شریک ہونے والے جملہ طلباء اور طالبات کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عطاء المجیب راشد

متعلم بی اے سال دوم۔ تعلیم الاسلام کالج

ربوہ

چندہ وقف جدید جلد ارسال فرمائیں

احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ چندہ وقف جدید اور چندہ تعمیر دفتر جلد ارسال فرماویں اور تفصیل چندہ بھی ساتھ ہی بھجوائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

ناظم مال وقف جدید

اہم اور ضروری خبریں

● نئی دہلی ۱۶ رمئی۔ کشمیر اور دوسرے متعلقہ مسائل پر پاکستان اور بھارت کی وزارتی بات چیت کا چھٹا دور بھی ناکام ہو گیا ہے کل مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور سردار سورن سنگھ میں دو ملاقاتیں ہوئیں گو دونوں وفدوں کے رہنماؤں میں آج صبح بھی ملاقات ہوگی لیکن خیال ہے کہ کل کی ملاقات میں مشترکہ اعلان کا متن تیار کیا جائے گا۔ پاکستانی وفد آج شام نئی دہلی سے کراچی واپس پہنچ رہا ہے۔ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر بھٹو نے کل شام اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ہم نے بھارتی وفد پر یہ بات واضح کر دی ہے کہ ہم وادی کشمیر کو صرف مختصر عرصہ کے لئے بین الاقوامی کنٹرول میں دینے کے حامی ہیں جس کے بعد کشمیری عوام کے مستقبل کا فیصلہ رائے شماری سے ہی ہونا چاہئے یہ تجویز کراچی میں وزارتی بات چیت کے پانچویں مرحلہ پر پیش کی گئی تھی۔ ایجنسی فرانس پریس نے بتایا ہے کہ بھارت کو یہ تجویز منظور نہیں۔ مسٹر بھٹو نے بتایا کہ کل کی بات چیت میں کشمیر کیلئے مصالحت کنندہ کے تقرر کی تجویز زیر بحث نہیں آئی۔

● لاہور ۱۶ رمئی۔ پاکستان سپریم کورٹ نے بغاوت کیس کے پانچ ملزموں میاں محمود علی قصوری، مولانا طفیل محمد، مولانا عبدالستار خان نیازی، نوابزادہ نصر اللہ خان اور خواجہ محمد رفیق کو عبوری طور پر ضمانت پر رہا کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے سپریم کورٹ کے اس حکم کے مطابق اول الذکر چاروں لیڈروں کو کل بورسٹل جیل سے رہا بھی کر دیا گیا ہے خواجہ رفیق کے خلاف چونکہ اور مقدمات بھی ہیں اس لئے انہیں رہا نہیں کیا گیا۔

● راولپنڈی ۱۶ رمئی۔ صدر آزاد کشمیر مسٹر کے ایچ خورشید نے کل یہاں انکشاف کیا ہے کہ بھارت تازہ امریکی فوجی امداد سے مقبوضہ کشمیر میں مزید دو ڈویژن فوج تیار کر رہا ہے اس طرح مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی تعداد سات ڈویژن ہو جائے گی۔ جن میں سے دو جدید ترین امریکی اسلحہ سے مسلح ہیں۔

● راولپنڈی ۱۶ رمئی۔ گورنروں کی کانفرنس اب ۲۳ رمئی کو راولپنڈی میں ہوگی۔ اس کانفرنس کی صدارت صدر ایوب کریں گے اور اس میں اہم قومی مسائل پر غور کیا جائے گا دونوں صوبائی گورنروں کے علاوہ مرکزی وزراء مشرقی اور مغربی پاکستان کے بعض وزراء بھی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ گورنروں کی کانفرنس سے قبل قومی اقتصادی کونسل کا اجلاس ہوگا یہ ملک کا سب سے بڑا اقتصادی ادارہ ہے۔ اس کا اجلاس ۲۱ رمئی کو صدر ایوب کی زیر صدارت راولپنڈی میں ہوگا۔